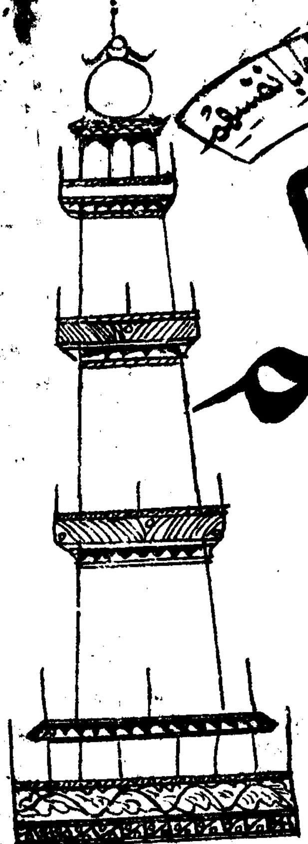
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ



الحکم

چہ گویم با تو گرائی چہ در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ - فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۲۵ھ | نمبر

دار الامان کا ہفتہ

تازہ الہامات ۱۵ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - مَنْ ذَا الَّذِیْ ھُوَ اَسْعَدُ مِنْکَ ترجمہ - وہ کون ہے جو تجھ سے زیادہ سعادتمند ہے -

۲ - ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا

۱۵ فروری ۱۹۰۷ء وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ترجمہ - ہر ایک چغل خور اور عیب گیر پر لعنت ہے

۱۸ - فروری ۱۹۰۷ء - ۱ - قُلْ اَلْفَتْحُ بَعْدَہٗ ترجمہ سب فتح اس کے بعد ہے

مَظْھَرُ الْحَقِّ وَالْعُلَا - کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ

ترجمہ وہ حق اور غلبہ کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائے گا اور حق کا غلبہ ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترے گا -

۲۰ - فروری ۱۹۰۷ء اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ وَاَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ ترجمہ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور اس ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا -

۲ - پس پا شدہ ہجوم -

۳ - (اڑہائی بجے بعد آدھی رات) افسوس ناک خبر آئی ہے - فرمایا - اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا مگر یہ انتقال ذہن بعد بیداری ہوا - الہام بھی شاید اس سے متعلق ہو -

۴ - بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں - فرمایا معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے -

موسم کی حالت بدستور ویسی ہی ہے آسمان پر ابر چھایا ہوا ہے اور بارش کا سلسلہ جاری ہے - پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن کی پیشگوئی پوری ہو رہی ہے -

۲ - حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بزرگان ملت کی صحت و عافیت کی خبر قوم کے لئے مژدہ راحت فزا ہے -

حضرت اقدس حقیقۃ الوحی کا تتمہ لکھ رہے ہیں

۳ - قادیان کے ڈاکخانہ میں نئے سب پوسٹ ماسٹر صاحب آئے ہیں -

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت کا سوال

تعلیم الاسلام کیسا پیارا نام ہے اور اس نام کے اندر جو جذب اور مقناطیسی کشش رکھی ہوئی ہے اسے کچھ وہی دل محسوس کرتے ہیں جو اس وقت مسلمانوں کی عملی حالت اور مذہبی تعلیم کے مسئلہ پر غور کرنے کے عادی ہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہر فرد کے دل میں اس مبارک اور مقدس مدرسہ کی جو عظمت ہے میں الفاظ نہیں پاتا کہ اسے ظاہر کروں تاہم آجتک احمدی قوم جس ہمت اور جوانمردی کے ساتھ اس مدرسہ کو چلا رہی ہے وہ مخالفوں کی نظروں میں بھی قابل تعریف ہے ٭ نو سال کے اندر مدرسہ تعلیم الاسلام نے جو ترقی کی ہے یہ وقت نہیں کہ اسے مفصل ظاہر کیا جاوے کیونکہ یہ امر مدرسہ کی وقتاً فوقتاً شایع شدہ رپورٹوں سے معلوم ہو سکتا ہے اور مناسب موقع ایسی تحریریں الحکم میں بھی شایع ہوتی رہی ہیں ایک معمولی پرائمری سکول سے اعلےٰ درجہ کے ہائی سکول تک اس مدرسہ کا پہنچنا خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور اس کے **مامور** کی سچائی کا عجیب نشان ہے۔ مدرسہ کی تعلیمی حالت اور طلباء کی اخلاق اور مذہبی تربیت کو غیر احمدیوں نے بھی پسند کرکے اور قابل اطمینان پا کر اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں بھیجا ہے۔ اور ملک کے مختلف اضلاع سے طلباء کا آمد رسہ اور اس کے ناظمین کے لئے قابل فخر امر ہے کیونکہ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مدرسہ کس وقعت اور عزت و اعتبار کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے پچھلے دنوں برٹش ایسٹ افریقہ سے ایک معزز مسلمان نے اپنے بچہ کی تعلیم کے لئے قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو انتخاب کیا باوجودیکہ ... اس کا ذکر ... محض ... بالنحو ... کر لیا ہے اب مدرسہ یوماً فیوماً خدا کے فضل سے اور اسکے مکمل ناظمین کی دعاؤں خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہمت اور خاص توجہ کے باعث ترقی کر رہا ہے اور بورڈنگ اسکول کی حیثیت اختیار کر رہا ہے۔ بورڈنگ سکولوں کا طریقہ تعلیم اور دستور جسقدر مفید اور موثر تسلیم کیا گیا ہے اسپر مجھے اب مزید بحث کی حاجت نہیں۔ طلباء کی کثرت نے صدر انجمن احمدیہ کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تمام انسٹیٹیوشنز کی **مدبر** ہے اس طرف متوجہ کیا کہ مدرسہ کو آبادی سے باہر ایک وسیع قطعہ زمین پر تعمیر کیا جاوے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک بہت بڑا قطعہ زمین ایک کثیر رقم کے صرف سے حاصل کیا گیا ہے اور اب اسپر تعمیر عمارت کا سوال مجلس ناظم کے سامنے ہے اس سال اس مجوزہ عمارت کا ایک حصہ بنایا جانا منظور کیا ہے جسپر تیس ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔ اور کل عمارت پر غالباً ایک لاکھ سے بھی زیادہ خرچ کی توقع کی جاتی ہے۔

آجتک مدرسہ کی مجلس ناظم نے گورنمنٹ سے کسی قسم کی مدد مدرسہ کے لئے نہیں لی بلکہ اپنی قوم ہی کی امداد پر اس مرحلہ تک مدرسہ کو پہنچایا ہے جس کی تہ میں بانی سلسلہ کی دعائیں اور خدا تعالیٰ کا فضل کام کر رہا ہے۔ اور احمدی قوم ہی نے نصف لاکھ سے زیادہ روپیہ مدرسہ کی ضروریات میں آجتک خرچ کیا ہے اور آئندہ بھی اسے فکر ہے۔ لیکن عمارت کا **سوال** جو ایک کثیر رقم کو چاہتا ہے اس کے لئے **گورنمنٹ پنجاب** کی قابل قدر امداد کی بہرحال حاجت ہے عالی جناب **مسٹر ڈبلیو بل صاحب** بالقابہ ایسے علم دوست اور واجب الاحترام ڈائرکٹر کے عہد میں پنجاب کی مختلف سوسائٹیوں کے زیر انتظام مدارس کو خاص خاص امور کے لئے کافی اور غیر متوقع امداد دی گئی ہے ٭ جن کی منظوری کا تاج **ہز آونر سر چارلس ریواز** بالقابہ کی گورنمنٹ کے سر ہے جس سے اُن کا عہد حکومت پنجابیوں کو ہمیشہ یاد رہے گا۔ **سر چارلس ریواز** نے جیسا کہ اُن کی آمد کے وقت اہل پنجاب نے توقع ظاہر کی تھی نہایت بیدار مغزی اور ہمدردی کے ساتھ اہل پنجاب پر حکومت کی ہے اور تعلیمی ترقیوں کے لحاظ سے جیسا **مسٹر بل** کا عہد ڈائرکٹری یادگار رہے گا اس کے ساتھ ہی سر چارلس ریواز کی گورنمنٹ بھی ہمیشہ ممتاز رہے گی۔

اب ہز آونر سر چارلس ریواز مارچ کے اوایل میں پنجاب کی لفٹنٹ گورنری سے سبکدوش ہونگے ایسے موقع پر اگر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قائمقام صدر انجمن احمدیہ توقع کرے کہ اس کے ماتحت مدرسہ کی ترقی میں سر چارلس ریواز ایک گرانقدر امداد اس کی عمارت کے لئے منظور کریں تو یہ توقع جایز اور موزوں وقت ہے۔ میرا اپنا خیال ہے کہ ڈائرکٹر صاحب سررشتہ تعلیم پنجاب ایسی درخواست پر نہایت ہی قابل قدر توجہ فرماوینگے اور کم از کم پچاس ہزار روپیہ اس عمارت کے لئے جسپر ایک لاکھ سے بھی زیادہ خرچ ہونے کی توقع ہے گورنمنٹ سے دلائیں گے۔ باقی روپیہ احمدی قوم ضرور جمع کریگی۔ اور اب صرف یہی ایک سوسائٹی باقی ہے جسکے سکول کو کوئی امداد نہیں ملی۔ اور نہ بلا ضرورت اس قوم نے دست سوال دراز کیا بلکہ جہاں تک اس سے بن پڑا اس نے مدرسہ کو اپنی ہمت اور سعی سے چلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔

سرپرستان مدرسہ کی عالی ہمتی میں کیا شک ہو سکتا ہے کہ ابھی گورنمنٹ نے **پرائمری تعلیم** کو مفت کر دینے کے مسئلہ کو پورے طور پر حل نہیں کیا مگر تعلیم الاسلام ہائی سکول میں **پرائمری تعلیم** مفت جاری ہے اور یہ **پہلی نظیر** پنجاب میں ہے۔ اس سے پہلے کسی مدرسہ میں ایسا نہیں ہوا۔ ہاں اب اسے دیکھکر **لاہور** میں ایسی تحریک دو مدرسوں میں ہوئی ہے انجمن حمایت اسلام تو اب تک بھی نہیں کر سکی۔

بہرحال میں اپنے صوبہ کے علم دوست۔ فیاض طبع ڈائرکٹر صاحب سے امید کرتا ہوں کہ وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی عمارت کے سلسلہ میں **سر چارلس ریواز** کی گورنمنٹ سے ایک معقول امداد دلا کر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے افراد کو کمال شکر گذاری کا موقع دیں گے۔

ضرورت نکاح

وصیّت عـ ۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین - اما بعد (۱) مَیں مسمات رسول بیگم ولد چودہری ... الدین صاحب مرحوم قوم زمیندار بھٹی زوجہ بابو شاہدین صاحب اسٹیشن ماسٹر حال متعینہ لارنس پور ضلع اٹک بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس پر عمل ہو۔

(۲) مَیں اقرار کرتی ہوں - کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں - اور اُن کی مریدہ اور پیرو ہوں -

(۳) مَیں اقرار کرتی ہوں - کہ مَیں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع ہوا ہے - تمام وکمال پڑھ لیا ہے - مَیں ان ہدایات کی جو اس میں درج ہیں - پابند ہوں - اور ایسا ہی مَیں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کی بھی پابند رہوں گی - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شایع ہوئے یا آیندہ شائع ہونگے - مَیں ان تمام کی اور ایسا ہی میرے ورثار میرے بعد ان تمام ہدایات وقواعد مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ الوصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میرے مرنے کے وقت جو جائداد میری از قسم زیورات وغیرہ ہوگی جس پر میرا مالکانہ قبضہ ہے - اُس کی نسبت مَیں وصیت کرتی ہوں - کہ میری اس تمام جایداد کا خمس یعنے ۱/۵ حصہ - میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا - کہ جس طرح چاہے - اس حصہ جایداد کو اپنے اغراض ومقاصد میں صرف کرے - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو - یا غیر احمدی میرے اس وصیت کردہ حصہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں -

(۵) مَیں یہ بھی وصیت کرتی ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر مَیں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایت انجمن مذکور دار الامان قادیان میں پہنچاوے - اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کیجاوے -

(۶) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز اور تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں - ان اخراجات کا متکفل میرا وہ ۱/۵ حصہ جائداد ہرگز نہیں - جس کا ذکر مَیں نے فقرہ نمبر ۴ میں کیا ہے - یہ اخراجات میرے باقی ماندہ جایداد میں سے پورے کئے جاویں - اور میرے ورثار ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے - اور ان اخراجات کو میری نجات کا باعث جانکر اہم اور شرعاً ضروری سمجھینگے -

(۷) مَیں یہ بھی اقرار کرتی ہوں - کہ مَیں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت میں بھی میری وصیت متذکرہ فقرہ ۴ درست اور قائم رہیگی - لیکن یہ ضروری ہوگا - کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے - میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے -

البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے - اب مَیں یہ وصیت اس دعا پر ختم کرتی ہوں - کہ اے رب العالمین مجھے اسلام پر زندہ رکھ اور اسلام پر موت دے - اور اپنے نیک بندوں میں شامل فرما - آمین - ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء بقلم شاہدین سٹیشن ماسٹر -

گواہ شد

شاہدین سٹیشن ماسٹر لارنس پور بقلم خود

العبد

خاکسارہ رسول بیگم زوجہ بابو شاہدین سٹیشن ماسٹر ریلوے متعینہ لارنس پور (نشان انگوٹھا مسمات رسول بیگم)

گواہ شد

ناصر نواب بقلم خود

وصیّت عـ ۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منکہ خیر الدین احمدی ولد محمد صدیق قوم دائیں عرف کشمیری ساکن موضع سیکھوان تحصیل وضلع گورداسپورہ کا ہوں -

(۱) مَیں اس وقت بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۲) مَیں اقرار کرتا ہوں - کہ مَیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں - اور اُن کا مرید اور پیرو ہوں -

(۳) اور اُنھوں نے جو رسالہ الوصیت بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شایع فرمایا ہے - مَیں نے تمام وکمال پڑھ لیا ہے - میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں - پابند ہوں - اور ایسا ہی مَیں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا اُن کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں - یا آیندہ شائع ہونگے - اور ایسا ہی میرے ورثار میری وفات کے بعد ان تمام ہدایات وضوابط وقواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکور معاملہ الوصیت ہذا میں پابند رہینگے -

(۴) میری جایداد اس وقت حسب ذیل ہے - اراضی قریباً ۱۷ کنال واقع سیکھوان میں عوض مبلغ ۱۵۰ روپیہ کے میرے پاس رہن ہے - جو میرے قبضہ میں ہے - اور ایسا ہی اراضی قریباً دس گھماؤں عوض مبلغ ... روپیہ کے بشراکت جمال الدین وامام الدین برادران حقیقی بحصہ برابر بصورت رہن با قبضہ زیر قبضہ ہمارے ہے - اور ایک مکان واقع قادیان دار الامان بشراکت برادران مذکور ملکیت ہمارا ہے بحصص مساوی مکان مذکور کے حدود اربعہ یہ ہیں - غرب شارع عام اور شرق چھپڑ زاغ - شمال مکان بہادر کشمیری - جنوب مکان منشی عبد العزیز پٹواری حلقہ سیکھوان - اراضی ومکان مشترکہ مذکورہ بالا میں منظر ثلث حصہ کا حق رکھتا ہے - اور اس میرے متحققہ جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں - اور میری خود پیدا کردہ یہ جایداد ہے - آج کی تاریخ سے جائداد مذکورہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں - کہ میری جائداد مذکورہ میں سے ۱/۵ حصہ

پانچواں حصہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے انجمن مذکور کو اختیار ہوگا کہ میری وفات کے بعد اس جائداد کو میری ورثاء ... جائداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے ... یا مقرر کردہ وصیت کردہ جائداد سے ... انجمن کو ... انجمن مذکور ... اس وصیت کردہ جائداد کی ... کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائداد سے کوئی تعلق نہ ہوگا ... بعد علاوہ جائداد مذکورہ بالا کے میری وفات کے بعد میری اور کوئی جائداد ثابت ہو تو ایسی جائداد ناظرہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - یعنے پانچواں حصہ کی میری وفات کے بعد میرا جنازہ صرف احمدی جماعت پڑھے میرے ورثا کو واضح ہو کہ میری وفات کے بعد میری نعش کو حسب اصول اجازت ... قبرستان مقبرہ بہشتی ... کی جاوے - وہاں کوئی روک ... میری وصیت پر اسی طرح عملدرآمد ہو - جیسا کہ ...

۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۶ء

گواہ شد

امام الدین احمدی ... وصیت کنندہ

العبد

...

گواہ شد

...

گواہ شد

عبدالعزیز احمدی پٹواری

وصیت نمبر ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وصیت فاطمہ بیگم زوجہ مولوی محمد علی ایم اے ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

میں نے اشتہار الوصیت شائع کردہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مشتہرہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء پڑھ لیا ہے - اور میں اس وقت بحالت صحت اور بقائمی ہوش و حواس خود یہ وصیت کرتی ہوں کہ جس قدر جائداد میری غیر منقولہ یا منقولہ میری موت کے وقت موجود ہو جس میں میرا زیور اور کپڑے بھی شامل ہیں اس کل کا ایک تہائی اشاعت اسلام کے لئے حسب قواعد تجویز کردہ موجب منشائے اشتہار مذکور دی جاوے - اس ایک تہائی کا میرے ورثا کو کوئی حق نہ ہوگا اور میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ مجھے مقبرہ بہشتی میں جس کا ذکر اشتہار مذکور میں ہے دفن کیا جاوے اور اگر میں قادیان سے باہر کسی دوسری جگہ فوت ہو جاؤں تو میرے ورثا پر لازم ہوگا کہ مجھے قبرستان مذکور میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچاویں ہاں اس صورت میں ان کو اختیار ہوگا کہ ان اخراجات کو جو اس اہتمام میں ان کو برداشت کرنے پڑیں اگر وہ بقیہ جائداد دو تہائی میں سے دینا منظور نہ کریں تو کل جائداد میں سے ان اخراجات کو وضع کر کے بقیہ کا ایک تہائی بغرض اشاعت اسلام موجب منشائے اشتہار مذکور دیویں - اور اگر کوئی ایسے اسباب بھی پیدا ہو جاویں کہ میری لاش کا قادیان میں لانا محال ہو تو اس کا اثر وصیت کے باقی حصہ پر کچھ نہ پڑے گا - بقیہ جائداد میری حسب حصص شرعی ... تقسیم ... مورخہ ۹ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء

گواہ شد

محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز قادیان

العبد

فاطمہ بیگم بقلم خود

گواہ شد

نصرت جہاں بیگم بقلم خود

وصیت ۱۴۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منکہ شیخ امام الدین ولد ... بخش قوم آرائیں ساکن دھرم کوٹ بگہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۸ ماہ شعبان ۱۳۲۴ھ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

(۱) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود رئیس قادیان کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں -

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند رہوں گا اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آئندہ شائع ہوں گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے -

(۳) میری جائداد جو اس وقت حسب ذیل ہے ایک مکان سکونتی جسکے مشرق و شمال میں کیسے صوبیدار کا مکان واقع ہے اور بجانب مغرب میں امام الدین برادر راقم کا گھر ہے اور بجانب دکھن ... امیر شیخ کا کھولا واقع ہے اور ایک بیرونی مکان مہمانوں کی آمد رفت و نیز اپنی نشست و برخاست کے لئے ہے جس کی جانب شرق میں برادرم امام الدین کا مکان ہے اور بجانب شمال شیخ عزیز الدین کا گھر واقع ہے اور بجانب مغرب امیر کشمیری کا گھر ہے اور بجانب جنوب راستہ ہے و نیز مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ کی بزازی اور قریبا مبلغ پچاس روپیہ کی کتب حقیقت نزول مسیح وغیرہ اور مبلغ پچاس روپیہ نقد کلہم جائداد کا دسواں حصہ محض رضا الہی کے لئے ہے جو جائداد مذکور جس پر میرا اسوقت مالکانہ قبضہ ہے اور اس جائداد میں میرا کوئی شریک نہیں میں آج کی تاریخ سے کل جائداد کے دسویں حصہ

کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت مبلغ تین سو روپیہ کے قریب ہے میرے مرنے کے بعد دسواں حصہ بقیہ جائیداد سے الگ کر کے صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے انجمن مذکور کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے یا اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے مفاد حاصل کر کے اغراض انجمن کو پورا کرے (غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے۔

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس کی تاریخ کے بعد اور کوئی جائیداد مذکورہ بالا جائیداد سے علاوہ پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (سوا جائیداد مذکورہ) میری ثابت ہو تو ایسی جائیداد کے دسویں حصہ کے متعلق بھی میری وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیتوں میں کیا ہے میں اپنی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا۔

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوا تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں یا آئندہ شائع ہوں گی دارالامان قادیان میں پہنچاوے اور مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں بقدر اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کر دوں گا جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دوں گا اور اگر ان اخراجات کے لئے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثا ان اخراجات کے ذمہ وار ہوں گے جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پس ماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے۔

(۸) میں یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں ہے میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکے تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے۔

(۹) ہذا اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن ہو کر تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہوں گا یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے اس کو بھی وصول کرنے کا اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثا کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا۔

المودی فتح الدین بقلم خود — نشان انگوٹھا

ثبت انگوٹھا اہلیہ راقم مسمات جوا ہرے

ثبت انگوٹھا پسر راقم مسمی محمد شریف

گواہ شد — محمد نیر الدین قوم شیخ ساکن دھرم کوٹ — نشان انگوٹھا

گواہ شد — رحیم بخش قوم آرائیں ساکن دھرم کوٹ — نشان انگوٹھا

وصیت

(۱) میں مسمی جمال الدین ولد محمد سلطان قوم شیخ ساکن شہر گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۸ ماہ فروری ۱۹۰۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے میں ان ہدایات کا جو اس میں درج ہیں پابند ہوں اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہوں گا جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئی یا آئندہ شائع ہوں گی۔ میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا میں پابند رہیں گے۔

(۴) میری جائیداد جو اس وقت حسب ذیل ہے۔

(الف) ایک حویلی جس کے شمال میں شارع عام اور باغ مہاں سنگھ جنوب میں شارع عام مغرب میں مکان عبد الرزاق اور مشرق میں مکان محمد بخش درزی ہے۔ یہ مکان قیمتی تین ہزار روپیہ۔

(ب) ایک مکان جس کی شمال میں شارع عام اور باغ مہاں سنگھ جنوب میں شارع عام مغرب میں مکان عمر بخش شیخ مشرق میں مکان جیون میراثی یہ مکان قیمتی چار صد روپیہ ہے۔

(ج) دو قطعہ دوکانات واقع بازار کوتوالی جس کے مشرق میں دروازہ دوکان و بازار شارع عام۔ غرب میں مکان ڈاکٹر عطا محمد خان بہادر اور شمال میں مکان چراغ الدین لوہار اور جنوب میں دوکان جوانده مہرو۔ یہ مکان قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے۔

(د) دو ہزار روپیہ نقد جو نارتھ ویسٹرن ریلوے میں بد پراویڈنٹ فنڈ جمع ہے اس کے علاوہ جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ میں میرا جائی

محمد رمضان نصف کا مالک اور نصف کا میں قابض و مالک ہوں - مگر نقد روپیہ جو پراویڈنٹ فنڈ ریلوی میں میرے نام جمع ہے اس میں میرے بھائی محمد رمضان کا کوئی تعلق نہیں ہے - میں آج کی تاریخ سے اس جائیداد و نقد روپیہ کے ⅕ حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری یہ جائیداد جو اس وقت جس کی قیمت دو ہزار و صدر روپیہ ہے میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جاوے انجمن مذکور کا اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جائیداد کو میری بقیہ جائیداد سے الگ کرے یا اس میں شامل رہنے دے - خواہ اس کو فروخت کرکے اسکی قیمت وصول کرے یا فروخت نہ کرے تو اس وصیت کردہ جائیداد سے منافع اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے (غرضکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جائیداد کی مالک متصور ہو) میرے کسی وارث کو خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جائیداد سے کوئی تعلق نہیں - اگر میری جائیداد وصیت کردہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائیداد (مذکورہ بالا کے علاوہ) پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد (ماسوا جائیداد مذکورہ) میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائیداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر (۴) وصیت میں کیا ہے - میں ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کرکے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکی ہیں - یا آئندہ شائع ہوں گی - دار الامان قادیان میں پہنچا دے - اور وہاں مجلس کار پرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری یہ جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم اور پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں - ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اندازہ کرکے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کر دوں گا - جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرا دونگا - اور اگر ان اخراجات کے لیے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر یہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس میں یہ وصیت کردہ جائیداد شامل نہ ہوگی - ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہونگے جو میرے روح کی نجات کا باعث ہونگے - اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھینگے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آئندہ کے ماتحت جن کا اس وقت مجھ علم نہیں - میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جائیداد کے متعلق کی ہے - اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے - درست اور قائم رہیگی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جبتک مجلس کار پرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے - فقط جمال الدین بقلم خود

العبد

جمال الدین بقلم خود ولد شیخ سلطان قوم کشمیری شیخ ساکن گوجرانوالہ نشان انگوٹھا

گواہ شد

فتح الدین ولد شیخ سلطان قوم کشمیری ساکن گوجرانوالہ نشان انگوٹھا

گواہ شد

محمد رمضان ولد شیخ سلطان قوم کشمیری ساکن گوجرانوالہ نشان انگوٹھا

ضمیمہ وصیت ہذا

میں جمال الدین ولد محمد سلطان قوم کشمیری ذات شیخ ساکن شہر گوجرانوالہ کا ہوں -

جو کہ میں نے وصیت بتاریخ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء بمقام گوجرانوالہ میں لکھکر رجسٹری کرا دی ہوئی ہے اس کے رو سے میں نے اپنی جائیداد غیر منقولہ قیمتی دو ہزار و صد روپیہ کا ⅕ حصہ اور ایسا ہی اپنے پراویڈنٹ فنڈ کا ⅕ حصہ وصیت کیا ہے لیکن غلطی کتابت سے کسی قدر الفاظ اس کے مبہم سے ہیں اس کے لئے وصیت نامہ بطور کوڈیسل کے لکھکر تشریح کرتا ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میری کل جائیداد غیر منقولہ اور منقولہ کا اور نقد کا جس کی قیمت چار ہزار و صد روپیہ ہے یعنے جائیداد غیر منقولہ مندرجہ وصیت نامہ قیمتی دو ہزار و صد روپیہ اور نقد پراویڈنٹ فنڈ دو ہزار روپیہ یہ ہر دو قسم کی جائیداد زیر وصیت ہے یعنے ⅕ حصہ جائیداد غیر منقولہ قیمتی دو ہزار و صد روپیہ اور دو ہزار روپیہ پراویڈنٹ کا ⅕ حصہ نیز یہ بھی واضح رہے کہ اگر اس جائیداد غیر منقولہ کی قیمت آئندہ بڑھ جاوے یا میں اور جائیداد غیر منقولہ پیدا کروں اور اسی طرح پراویڈنٹ فنڈ بھی بڑھ جاوے تو اس صورت میں بھی کل جائیداد کا ⅕ حصہ وصیت کیا گیا ہے لہذا یہ دستاویز بطور کوڈیسل کے لکھدیا ہے کہ بطور سند رہے - تحریر بتاریخ ۵ جون ۱۹۰۶ء

بقلم امام دین عرضی نویس صدر گوجرانوالہ

العبد

جمال دین ولد محمد سلطان بقلم خود ٹریفک کنٹرولر ملتان

گواہ شد

دانشمند

گواہ شد

بندہ احمد دین عفی عنہ احمدی اپیل نویس گوجرانوالہ بقلم خود

(استفسار اور اُن کی جواب)

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ - آپ کا خط تو لو یعا حبب نے مجھے جواب کیلئے دیاہے سو اس کے جواب حسب ذیل عرض ہیں -

سوال اول قرآن مجید سے معلوم ہوتاہے کہ ہمارے پیغمبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا مثلاً (الف) **ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ انما انت منذر ولکل قوم ھاد**

(ب) **ویقول الذین کفروا لولا انزل علیہ آیۃ من ربہ قل ان اللہ** یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب

(ج) **قالوا لولا انزل علیہ آیات من ربہ**

وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون

جواب ہزاروں ہزار نشانات (معجزات) دکھائے اور قرآن کریم ان کے ذکر سے بھرا پڑا ہے بلکہ خود قرآن کریم ہی ایک ایسا زندہ معجزہ ہے جو ہر زمانہ میں اپنا ثبوت اپنے ساتھ رکھتاہے کہ جہاں کوئی اعتراض کرتاہے اسی جگہ سے خزائن و اسرار و معارف نکلتے ہیں مثلاً یہی آیات جن پر آپکے معترض نے اعتراض کئے کسقدر نشانات (معجزات) اپنے اندر رکھتے ہیں (۱) **انما انت منذر** یعنی اسمیں شک نہیں کہ تو ضرور ڈر سنانے والا ہے کیا معنی تو انکو کہدے کہ تم تو میری ہلاکت اور استیصال کے منصوبے کر رہے ہو مگر .... تمہارا ہی استیصال ہو گا جیسے دوسری جگہ فرمایا واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک ویمکرون ویمکر اللہ یعنی جب کفار مکہ تیری قید اور قتل اور اخراج کی تدبیر کر رہے تھے - وہ تو یہ تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ اُن کے قید و قتل و اخراج کی تدبیریں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تدابیر سے بابرکت اور خیر و خوبی والی ہوتی ہیں -

دوسرا ولکل قوم ہاد یعنی ہر ایک قوم کے لئے ہادی بھی ہو گا کیا معنی صرف یہی نہیں ہو گا کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے تمہارا استیصال ہو جاوے گا تم ذلیل ہو جاوگے بلکہ اس سلسلہ حقہ کے روز افزوں ترقی بھی ہوگی اور اس سلسلہ کی حفاظت خود اللہ بذریعہ ارسال رسل و مجددین و خلفا قیامت تک کرتا رہیگا اور تمہارا نام و نشان بھی مٹ جائیگا - جیسے آیت استخلاف و دیگر آیات و احادیث میں اسکی تفصیل مذکور ہے - لفظ ہاد اسم فاعل ہے جو مضارع سے بنا ہے جو حال و استقبال پر دلالت کرتاہے غرض یہ کہ سلسلہ خلافت اسی زمانہ میں تمہارے دیکھتے دیکھتے شروع ہو کر قیامت تک قائم رہیگا

تیسرا نشان (معجزہ) **اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد** یعنی جو کچھ آجکل عورتوں کو حمل موجود ہیں اور جو کچھ حمل رکھنے کے لئے ارحام سے نئے نئے بچے جوستے اور پیستے جاتے ہیں اور جن بچوں کو حمل پڑ رہا ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جانتاہے کیا معنی یہ کہ سب اولاد تمہاری مسلمان ہو جائیگی

چوتھا نشان **وکل شیء عندہ بمقدار** یعنی ہر ایک کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک اندازہ مقرر ہوتا ہے کیا معنی تمہاری ہلاکت ذلت موجودہ نسل و آئندہ نسلوں کا مسلمان ہونا ان کے لئے اوقات مقررہ ہیں جیسے فتح مکہ تک یہ تمام پیشگوئیاں ظہور میں آ چکی تھیں -

پانچواں نشان **عالم الغیب والشھادۃ** یعنی اللہ تعالیٰ تمام ظاہری باطنی امور کا عالم ہے سکیا معنی یہ غیب کی خبر ہیں جو عنقریب ظاہر ہونے والے ہیں - اور اُن کے ظہور سے اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور علو تمیز ثابت ہو جائیگا - اور اسکا بول بالا ہو گا اور تم سب نیچا دیکھوگے - چنانچہ فتح مکہ کے روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال پر ابو سفیان نے جواب دیا کہ اگر ان بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو تئیس سال ہم نے ان سے مدد مانگی اور دعائیں کیں مگر معلوم ہوا کہ یہ بالکل ناچیز ہیں -

چھٹا نشان **سواء منکم من اسر القول ومن جھر بہ ومن ھو مستخف باللیل وسارب بالنھار** یعنی تم لوگ خواہ چھپ چھپ کر دار الندوہ میں منصوبہ کر و یا کھلے کھلے ہمارے رسول کریم صلی اللہ کے ایذا رسانی کے لئے باہم قسمیں کھاؤ یا شب ہجرت کو سارے اکٹھے ہو کر مجموعی حملہ کرنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک کے ارد گرد کھڑے رہو یا بعد ہجرت ان کو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو میں ٹکریں مارو تم ہرگز اپنی تدابیر اور کوششوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے کیونکہ - ہماری طرف سے اسکی حفاظت کیلئے فرشتے مقرر ہو چکے ہیں

ساتواں نشان **لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ** یعنی اس ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے چوکی پہرہ والے مقرر ہو چکے ہیں وہ اس کے ہر طرف سے ہر طرح سے حفاظت کرتے ہیں کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہو چکا ہے -

آٹھواں نشان **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم** - یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جبتک وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلیں غرض یہ کہ تمہاری تباہی ہلاکت ذلت بعد ہجرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شروع ہو گئے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتاہے **ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم** یعنی جب تک تو انمیں ہے تب تک یہ لوگ تیرے وجود باوجود رحمتہ للعالمین کی برکت کے سبب عذاب سے محفوظ رہینگے - اس کے بعد ہلاکت ہو گی کیونکہ تم نے اپنی حالت کو خود ہی بدلاہے -

نواں نشان **واذا اراد اللہ بقوم سوءا فلا مرد لہ** - یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو بسبب اس کے شامت اعمال سزائے سیئہ کے سبب دینے لگتاہے اوسکو کوئی ٹال نہیں سکتا کیا معنی یہ تمہاری ہلاکت ذلت اٹل ہوگی ہرگز ٹلنے کی نہیں -

دسواں نشان **وما لھم من دونہ من وال** یعنی جب وہ مصیبت آئیگی اُس وقت تمہارا کوئی مددگار نہ ہو گا چنانچہ روز بدر بوقت جنگ سراقہ کا ہاتھ ابو جہل کے ہاتھ میں تھا جس نے انی جار لکم کا وعدہ کیا تھا مگر جب اس نے جنگ کے تیور بدلے ہوئے دیکھے تو اس نے کہا **انی بریء منکم انی اریٰ ما لا ترون** یعنی میں تم سے بیزار ہوں جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے اور فتح مکہ کے دن تو اتنا کہنے والا بھی کوئی نہ تھا -

گیارھواں نشان **ھو الذی یریکم البرق خوفا وطمعا** یعنی وہ ذات پاک ہی ہے جو تمکو بجلی دکھائیگا جو بعض کو موجب ہلاکت ہو گی اور بعض کو مفید - یعنی تمہاری ہلاکت ایک قسم کی آگ سے ہو گی عرب جنگ کو آگ سمجھتے ہیں جیسے **کلما اوقدوا نارا للحرب** چنانچہ ان کے بڑے بڑے سردار مارے گئے اور فتح مکہ میں تو خاتمہ ہی ہو گیا دوسرا لفظ برق سے یہ بھی سمجھا یا کہ یہ واقعات اچانک آئینگے جیسے بجلی اچانک آتی ہے دیگر اس میں یہ بھی سمجھا یا کہ روز بدر وسیرہی

ہوگا - جیسے بعد اس کے فرمایا -
بارھواں نشان وینشئی السحاب الثقال یعنی اوس روز بارش بھی ہوگی جیسے دوسری جگہ فرمایا اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم و جب تم بارش مانگتے تھے اپنے پروردگار سے سو اس نے تمہاری دعا منظور کی
تیرھواں نشان ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء وھم یجادلون فی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ اس روز جیسے چاہیگا بجلی گرادیگا اور وہ کون ہونگے خود ہی فرماتا ہے کہ وہ وہ لوگ ہونگے جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جھگڑا کر رہے ہیں اس عذاب پر یقین نہ رکھیں
چودھواں نشان وھو شدید المحال یعنی وہ تو سخت عذاب والا ہے اس کے بعد اور بھی انکو سخت عذاب ہونگے
پندرھواں نشان لہ دعوۃ الحق اللہ تعالیٰ کی پکار ہی سچی ثابت ہوگی کیا معنی کہ ہمارا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو دعائیں مانگتا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے وہی آخر کار سچ ثابت ہوگا یہانتک کہ آخر کار سردار مخالفین ابوسفیان بھی اللہ تعالیٰ کی توحید اور بتوں کے بطلان کا اقرار کر اٹھیگا جیسے پانچویں نشان میں ذکر ہو چکا
سولھواں نشان والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ یعنی جو دعائیں منکرین لوگ بتوں کے آگے کرتے ہیں انکی مثل تو ایسی ہے جیسے کوئی پانی کے آگے ہاتھ پھیلا کر دعا کرے کہ (میاں پانی جی میرے منہ میں آجاؤ) مگر وہ منہ میں نہیں آئیگا اسی طرح انکی دعاؤں کا نتیجہ کوئی مفید نہ ہوگا —
سترھواں وما دعاء الکافرین الا فی ضلال - انجام کار ثابت ہوجائیگا کہ ان بے ایمانوں کی تمام دعائیں ضائع ہوگئیں غرض اس سلسلہ معجزات کو کہاں تک بیان کیا جاوے ویقول الذین کفروا جو اسی سورۃ میں دوسری دفعہ آتا ہے وہ بھی اسی ویقول الذین کفروا کا بقیہ ہے کیا معنی کہ کفار کے اس اعتراض پر غیرت الٰہی جوش میں آئی اور سلسلہ معجزات کا شروع کر دیا پھر دوبارہ شدت غیرت سے اسی بات کو دوہرایا اور پھر اسی سلسلہ کو شروع کر دیا جیسے کوئی حاکم کسی نالایق کی شرارت سے غضب میں آکر اسکو روکتا اور سمجھاتا اور ڈانٹتا ہے اور اثنائے فہمائش میں کہدیتا ہے کہ پھر بھی تم ایسا کہوگے اور پھر فہمائش شروع کر دیتا ہے اور ڈانٹنے لگ جاتا ہے اسی طرح یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوکر سورہ پر ختم ہوتا ہے - اگرچہ یہ خط سارے معجزات کے تفصیل کی برداشت تو نہیں کرسکتا مگر میں کسقدر اس دوسری ویقول الذین کے مابعد کو بھی بیان کردیتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان اللہ یضل من یشاء کہدے اللہ تعالیٰ ہلاک کریگا اسکو جو ہلاکت کا خواہشمند ہے پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا تھا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم - اسی مضمون کو یہاں ان الفاظ میں ادا فرمایا کہ تم اپنا تغیر حال کرکے خود ہلاکت کی طرف جارہے ہو -
دوسرا نشان ویھدی الیہ من اناب جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ کامیابی اور فتوحات اور ترقیات کا طرف ہدایت کریگا پہلے یقول الذین کے بعد فرمایا تھا اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ ... وما تغیض الارحام وما تزداد اسی مضمون کو بالفاظ دیگر بیان فرمایا اور سمجھایا کہ جس سلسلہ کے استیصال کے تم درپے ہو اسی سلسلہ کی ترقی کے آثار اور تمہاری ہلاکت اور ذلت کے علامات تو اپنے اندر کہ تم اگر غور کرو تو اسوقت بھی تم سمجھ سکتے ہو کہ تم میں سے

لوگ نکل نکل کر ہم میں شامل ہوتے جاتے ہیں اور ہم میں سے ایک بھی تم میں نہیں جاتا جیسے دوسری جگہ سے سلسلہ معجزات میں فرمایا اولم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا - یعنی کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ہم اس ملک کو اس کے اطراف سے گھٹاتے جاتے ہیں -
تیسرا نشان الذین آمنوا وعملوا الصالحات طوبیٰ لھم یعنی مومنوں کو بڑی بڑی خوشیاں ہیں اور انکا انجام بہت اچھا ہوگا اور پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا تھا جنہوں نے اپنے رب کی بات کو مان لیا انکو بڑی بڑی خوبیاں حاصل ہونگی -
چوتھا نشان کذالک ارسلناک فی امۃ قد خلت من قبلھا امم یعنی اگر ہماری ان پیشگوئیوں سے جن میں انکی ہلاکت اور تمہاری کامیابیوں کا ذکر ہے انکو یقین نہ آوے تو سمجھا دے کہ ہم نے جیسے امم سابقہ میں رسول بھیجے اور ان کے مکذب اور مخالف ہلاک ہوئے اور رسول اور ان کے ساتھی مظفر اور منصور و کامیاب ہوئے اسیطرح ہمنے تجھے بھی ان لوگوں کی طرف بھیجا ہے ان مخالفین مکذبین کا بھی وہی حال ہوگا -
پانچواں نشان قل ھو ربی لا الٰہ الا ھو یعنی کہدے کہ وہی رب العالمین میرا بھی ترقی دینے والا ہے میری ترقی ایسی کریگا کہ انجام وہی ایک معبود رہجائیگا اور بتوں کی پرستش جزیرہ نمائے عرب سے دور ہوجاویگی -
چھٹا نشان ولو ان قرآنا سیرت بہ الجبال یہ ترقی صرف عرب ہی پر محدود نہ ہوگی بلکہ بڑے بڑے پہاڑ اس قرآن کے ساتھ اڑائے جائینگے عراق عرب عجم - مصر - فارس روم شام وغیرہ سب فتح ہوجائینگے اور ان میں قرآن پھیل جائیگا پہلے ویقول الذین کے بعد فرمایا تھا وللہ یسجد من فی السموات والارض طوعا وکرھا یعنی آسمانی ہدایت اور زمینی ہدایت اللہ تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہی سجود کرائیگی ..... یعنی یہ مذہب سب ...... دنیا میں جاری و ساری ہوجائیگا -
ساتواں نشان او قطعت بہ الارض یعنی انہیں ممالک تک یہ سلسلہ محدود نہ ہوگا بلکہ تمام زمین پر اسلام پھیل جاویگا یعنی زمانہ مسیح موعود میں یورپ ..... امریکہ افریقہ وغیرہ تمام ممالک میں پھیل جاویگا جیسے دوسری جگہ فرمایا لیظھرہ علی الدین کلہ
آٹھواں نشان او کلم بہ الموتیٰ - یہ کفار مخالف منکرین میں سے بھی اکثر باقی ماندہ مسلمان ہوجائینگے - چنانچہ روز فتح مکہ یہ پیشگوئی بھی پوری ہوگئی اگر یہ باتیں تم نے دیکھ لیں تو پھر یہ بھی یقین کرلینا کہ تمام ممالک و مذاہب میں یہ مذہب جاری و ساری ہوجائیگا جیسے اوپر بیان ہوا -
ناںواں نشان بل للہ الامر جمیعا اور یہ ساری حکومت اللہ تعالیٰ کی ہی ہوجائیگی یعنی بڑے بڑے ملک فتح ہوکر سلطنت اسلام قایم ہوجائیگی -
دسواں نشان ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما صنعوا قارعۃ یعنی ان بے ایمانوں کو ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی سزا میں ہمیشہ دکھ پہونچتے رہینگے -
گیارھواں نشان او تحل قریبا ...... من دارھم یعنی یہانتک کہ تو روز فتح مکہ دس ہزار قدسیوں کے ...... ساتھ مکہ کے قریب اپنا ڈیرہ جماویگا - استثنا ۳۳ باب

بارھواں نشان حتیٰ یاتی وعد اللہ یعنی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ وعدہ
ابھی فتح مکہ والا بھی آجائیگا -
تیرھواں نشان ولقد استھزئ برسل من قبلک فاملیت
للذین کفروا ثم اخذتھم فکیف کان عقاب
یعنی اگر انکو اب بھی یقین نہ آوے اور تیری بیکسی اور بے لبسی اور
ضعف کو دیکھ کر ان پیشگوئیوں کے متعلق ہنسی کریں تو پہلے بھی
انبیا کے ساتھ اسیطرح ہنسی کی گئی ہے میں نے بے ایمانوں کو
مہلت تو دی مگر دیکھا میرا عذاب ان پر کیسا امنڈ آیا انکا بھی یہی
حال ہوگا -
غرض یہ سلسلہ سورہ پر ختم ہوگا - یہی غیرت الٰہی کا ایک نمونہ جو
ہمارے سید و مولٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اس جگہ معترضین
کے اعتراض پر کئے گئے - مجھے اس کے معترض پر بھی خوف آرہا
ہے کہ ایسے رسول کریم کی نسبت انھوں نے بھی اعتراض کئے
اور وہی کئے جو کفار نے کئے تھے اللہ تعالیٰ انکو ہدایت نصیب
کرے ورنہ سخت خوف کا مقام ہے -
تیسری آیت کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اسیطرح فرمایا اور وہ
سلسلہ پہلی آیتوں کی طرح سورہ پر ہی ختم ہوا جیسے فرمایا -
اول نشان قل انما الایات عند اللہ - یعنی کہدے تمام آیات
(معجزات) اللہ کے پاس موجود ہیں - یہ اقرار ہے انکار معجزات نہیں
ہے اور اقرار بھی نہ ایک کا نہ دو کا بلکہ بلا تعداد کیونکہ اول صیغہ بھی جمع کا ہے
دوئم الف لام استغراق کا - پھر اقرار نہ ایک دن کے لئے نہ دو دن کیلئے
بلکہ اقرار بھی دوام کے لئے جیسے جملہ اسمیہ دال ہے - پھر انما کے ساتھ
اسکو موکد کیا ہے جو حصر کے لئے ہے کیا مطلب صرف ان کے
ساتھ موکد نہیں بلکہ اس کے ساتھ ما نافیہ بھی ہے جس کے معنی ہیں اور
کوئی بات نہیں صرف یہی بات ہے کہ تمام آیات ضرور موجود ہیں اور
ہمیشہ کے لئے موجود ہیں - جیسے ولکل قوم ہاد فرمایا تھا بیان فرمایا کہ
کہ یہ تو ایک بڑا عظیم الشان نبی اور منذر ہے اس کے نسبت کیا کہنا ہے
معجزات تو اس کے خدام اور غلام بھی دکھلایا کریں گے اور یہ سلسلہ
معجزات دکھلانیکا اس کے طفیل سے قیامت تک جاری رہیگا
دوسرا نشان وانما انا نذیر مبین یعنی میں تمکو تمہاری ہلاکت
و ذلت و ناکامی کی خبر سناتا ہوں اور مبین کے لفظ میں یہ بھی
فرمایا کہ کیا تمکو یہی نشان کافی نہیں کہ تم باوجود اسقدر طاقت اور
مجمع کے میری ہلاکت کی تدابیر خفیہ کرتے ہو اور میں باوجود ایسی
بے کسی بے لبسی تنہائی کے تمہاری ہلاکت کی خبریں کھلے بند سنا دیتا
ہوں اور مبین میں یہ بھی سمجھایا کہ تم اس حالت عزت سے اگر مخالفت
پر تلے رہے اور اس حالت کفر سے اگر شرارت سے باز آگئے تو الگ
ہو جاوگے کیا مطلب انجام کار یا ہلاک ہو جاوگے یا مسلمان ہو جاوگے
تیسرا نشان ان فی ذالک لرحمۃ و ذکریٰ لقوم
یومنون یعنی صرف تمہاری ہلاکت اور ذلت پر ہی بس نہیں بلکہ
مومن لوگ ایسے معزز ہو جائیں گے کہ لوگوں میں ان کے ذکر جاری
ہو جائینگے اور ان کے ذکر قیامت تک کتابوں میں لکھے جائیں گے
کیونکہ یہ جملہ اسمیہ ہے
چوتھا نشان قل کفیٰ باللہ بینی وبینکم شہیدا یعنی
تمہارے میرے درمیان اللہ تعالیٰ کی شہادت ہی کافی ہے کیا حق
وہ عالم الغیب سچے کو سچا - جھوٹے کو جھوٹا کرکے دکھلا دیگا -
پانچواں نشان والذین آمنوا بالباطل وکفروا باللہ
اولئک ھم الخاسرون - یعنی اللہ تعالیٰ کی شہادت یہ ہوگی
کہ باطل کے مومن اور کفر اللہ تعالیٰ کے کافر یعنی تم لوگ خسارہ والے
ہو جاوگے -
چھٹا نشان ویستعجلونک بالعذاب یعنی وہ اس عذاب کا
جلد آنا چاہتے ہیں ہمارے مخالف مسلمان تو معجزات سے منکر ہیں
مگر مکہ کے کفار اولئک ھم الخاسرون سے عذاب کے منکر
سمجھے گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عذاب کا وقت دریافت
کرتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یستعجلونک بالعذاب یعنی
یہ عذاب کب آویگا جیسے دوسری جگہ فرمایا ویقولون متیٰ
ھذا الوعد ساتواں نشان ولولا اجل مسمی لجاءھم العذاب ....
ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وان کادوا
لیستفزونک ... من الارض لیخرجوک منھا واذا
لا یلبثون ... خلافک الا قلیلا قل لکم میعاد یوم
یعنی جب تک تو ان میں ہے ان کو عذاب نہ ہوگا مگر یہ لوگ تو تجھے
اس شہر سے نکالنا چاہتے ہیں سو یاد رکھیں کہ یہ بھی تجھ سے پیچھے تھوڑا
ہی ٹھہر سکیں گے ان کو ان کے نکلنے کی میعاد ایک سال بتلا دے - اور
لیسعیا پیغمبر میں بھی یہ بعد ہجرت ایک سال پیشگوئی درج ہے لہذا
اجل مسمی فرمایا -
آٹھواں نشان ولیاتینھم بغتۃ ...... یعنی اسکا ظہور اچانک ہوگا
فتح بدر اور فتح مکہ دونوں اچانک واقع ہوئے چنانچہ پہلے ویقول الذین
کے بعد برق کے لفظ سے بیان فرمایا تھا - غرض میں اس سلسلہ کو کہانتک
بیان کروں یہ سورۃ پر ہی ختم ہوگا -
چوتھی آیت جس سے انکار معجزات معترض نے نکالا ہے یہ ہے
وما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بھا الاولون
اس آیت سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ ہم آیندہ نشان نہ دینگے
بلکہ اس کا تو یہ مطلب ہے کہ ہمکو نشان بھیجنے سے کسی نے بھی نہیں
روکا - لفظ الا یہاں بمعنی واو عاطفہ کے ہے لئلا یکون للناس حجۃ
الا الذین ظلموا منھم یعنی تاکہ عام لوگوں کے اور ظالموں کے لئے کوئی حجت
نہیں رہی اگر یہاں الا استثنا کے لئے ہوتا اور اس سے یہ غرض
ہوتی کہ ہم آیندہ نشان نہیں دکھلائینگے تو پھر اس آیت سے بعد سلسلہ
آیات معجزات کا کسطرح شروع ہو جاتا جس کو میں انشاء اللہ عنقریب
بیان کرونگا -
اور اگر الا استثنائیہ قرار دیا جاوے تاہم کوئی ہرج نہیں اس صورت
میں آیت کے معنی یہ ہونگے کہ جو نشان انبیا سابقہ معرفت دکھائے
گئے ہیں ان کے دوبارہ دکھانے سے ہمکو ان گذشتہ مکذبین کی
تکذیب نے روکا یعنی جبکہ ان نشانوں سے انھوں نے فائدہ نہیں
اوٹھایا اس لئے اب ہم وہ نشان نہیں دکھلاتے بلکہ اور اور نشان
دکھلائیں گے - اس صورت میں یہ آیت سرے جواب ہے فلیاتنا
بایۃ کما ارسل الاولون یعنی جو نشان گذشتہ انبیا نے دکھائے
ہیں وہی نشان یہ بھی دکھلائے چنانچہ وہاں بھی اس آیت
کا جواب یہی ہے ما آمنت قبلھم من قریۃ ..... اھلکناھا
افھم یومنون یعنی پچھلے لوگوں نے ان نشانوں کو تو نہیں مانا
کیا اب یہ منکرین مان جاوینگے - بہر حال یہاں بھی اللہ تعالےٰ
نے سلسلہ آیات (معجزات) کا شروع کر دیا -
اول ان ربک احاط بالناس یعنی ترقی دینے والے
نے اب انکا احاطہ کر لیا ہے یعنی اب انکا عذاب قریب ہے تیری

[illegible]

ترقی اور انکی ہلاکت روز بروز بڑھتی جائیگی —

دوسرا اذ قلنا للملائکۃ میں بڑی تحدی ... کے ساتھ مخالفین کی ناکامی کا ذکر فرمایا کہ ابلیس کی طرح تم نامراد ہو گے جسقدر رسوا ریادے ہی دوڑا سکتے ہو دوڑالو انجام کار فان جھنم جزاءکم۔ یعنی تمکو ان کوششوں کا بدلہ آگ دنیوی حسرت اور جنگ میں ہلاکت اور بعد اس کے جہنم حقیقی جزا ملیگی —

تیسرا نشان ان عبادی لیس لک علیھم سلطان میرے بندوں پر تمکو نہ روحانی (اغوا اضلالی کا) غلبہ ہوگا نہ ظاہری۔ نہ جنگ میں غلبہ ہوگا چنانچہ پہلا جنگ بدر میں ہوگا کہ

چوتھا نشان واذا مسّکم الضر فی البحر ضل من تدعون الا ایاہ یعنی جب تمکو اس بحر میں وہ ضرر (شکست بدر) ہونچیگا وہاں کوئی بت کام نہ آویگا مگر جنگی پکار اللہ تعالیٰ کے لئے ہے وہی کامیاب ہونگے لطف یہ ہے کہ بدر والے جنگل کا نام بحر ہے

پانچواں فلما نجاکم الی البر اعرضتم یعنی اوس بحر (بدر والے جنگل) میں تم کچھ بھاگو گے کچھ قید ہو کر فدیہ دیکر نجات پاوگے تو پھر تم اس عظیم الشان نشان کی پروا نہیں کروگے۔ نجات کا لفظ دلالت کرتا ہے کہ کسی مصیبت میں گرفتار ہو کر نجات پاوگے

دوسری جگہ پیشگوئی بدر میں فرمایا۔ وتری المجرمین یومئذ مقرنین فی الاصفاد یعنی روز بدر ان اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے والوں کو تو زنجیروں میں جکڑا ہوا دیکھیگا —

چھٹا نشان اس پیشگوئی کو اللہ تعالیٰ ذرا اور تصریح کے ساتھ فرماتا ہے افامنتم ان یخسف بکم جانب البر یعنی کیا تمکو ڈر نہیں آتا کہ تم اوس جنگل بدر کے ایک کنارہ میں کچھ ذلیل ہو جاؤ اور کچھ زمین میں دھنسائے جاؤ —

بدر میں کچھ قید ہوئے کچھ بھاگ گئے اور مقتول چاہ بدر میں ڈالے گئے قیدی اور بھاگے ہیں ذلیل باقی ہلاک ہوئے —

جانب البر کے لئے دوسری جگہ فرمایا اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصویٰ ؕ جب تم کنارہ نزدیک والے پر تھے اور وہ (کفار) کنارہ دور والے پر تھے یہاں اوس بحر کو بر ہی فرما دیا گویا لفظ بحر کے معنی ہی کردے

ساتواں نشان او یرسل علیکم حاصبا یعنی تمہارے پر ایک سخت آندھی بھی چلیگی جس سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں بھی اوڑتی ہیں یہ واقعہ روز غزوہ خندق ہوا اور اس آندھی سے کفار کی آگ بجھ گئی اور چونکہ وہ ہوا شمالی تھی کیا معنی مدینہ منورہ کی طرف سے جہاں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈیرہ تھا اس لئے وہ اس سے بدفال لیکر خوذ بخود رات کو ہی بھاگ گئے

آٹھواں ثم لا تجدوا لکم وکیلا یعنی اب اس جنگ کے بعد تمہارا کوئی حامی مددگار جو تمہارے ساتھ ملکر مسلمانوں پر چڑھائی کرے نہ رہیگا۔

غرض اب کہانتک اس سلسلہ کو لکھا جاوے یہ بھی سورہ پوری ختم ہوتی ہے جسکی برداشت یہ خط نہیں کر سکتا عمدہ تدبیر اس کام کے لئے یہ ہے کہ آپکے معترض صاحب قادیان میں آئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے معجزات کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تاکہ اس غلام آقا کی عظمت کا انکو پتہ لگے اور یہ معجزات نہ ایک نہ دو نہ سو نہ ہزار لاکھوں تک نوبت پہونچ رہی ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کے معجزات کا یہ

حال ہے تو اس کے سید و مولیٰ و آقا کا اسپر قیاس کر لو۔

معجزات قرآنی جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہیں انوقت تک ظاہر ہو رہی ہیں اور قیامت تک ظاہر ہوتی رہینگی پھر کوئی قیاس کر سکتا ہے کہ خود زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کسقدر انکا ظہور ہوا ہوگا میں بطور نمونہ ایک معجزہ قرآن کریم کا لکھتا ہوں جو اب بھی موجود ہے اور قیامت تک برابر موجود رہیگا وہ معجزہ ہے بیت اللہ شریف۔

یہ معجزہ ایسا ہے کہ اس سے منکر انبیا کیا بلکہ منکر ہستی باری بھی انکار نہیں کر سکتا۔ بیت اللہ شریف کی نسبت بھی بہت سے معجزات ہیں میں سارے نہیں لکھ سکتا صرف چار ہی لکھ دیتا ہوں۔

اول جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام قیاما للناس ؎

یعنی اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ شریف کو عزت کا گھر بنا دیا ہے۔ یہ ایک دعوی ہے کہ اس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ایسا نہیں کہ جسکی معزز رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہو اور پھر وہ ہمیشہ کے لئے معزز رہا ہو دنیا بھر کی تمام مساجد سے بڑی معزز مسجد بیت المقدس تھی جسکے مہتمم ملوک وانبیا رہے اور ۱۳ برس میں ۱۵۶۰۰۰ ایک لاکھ چھپن ہزار آدمی نے تیار کی۔ کیا اسکی عزت قائم رہگی ہرگز نہیں بلکہ دو دفعہ زمانہ بخت و نصر دیانسائیں میں بیخ و بن سے اکھڑ گئے اور یہانتک اسکی بے ادبی ہوئی کہ سور کی قربانی اس میں کیگئی مگر بیت اللہ شریف ابتک معزز رہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے اسکو معزز گھر فرمایا ابتک معزز رہی ہے —

دوسرا قیاما للناس میں فرمایا کہ اسکا وجود اور اسکی عزت جبتک قیام وجود انسان ہے برابر رہیگی یہ دوسرا اور تیسرا دعوی ہے اور بعد اس کے ایک اور تحدی فرمائی ہے کہ۔

چوتھا ذالک لیعلموا ان اللہ یعلم ما فی السموات وما فی الارض یہ پیشگوئی اس لیے ہے کہ ہر زمانہ کے لوگ سمجھتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ علیم ہے یہ کتنا بڑا دعوی ہے بڑی بڑی مساجد اور گرجے اور شاہی تخت کے تخت گاہ و مکانات کا نام و نشان مٹ گیا خصوصا تغیر سلطنت سے مگر اسکی عزت ویسی کی ویسی ہی قائم ہے —

بلکہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ یہ بھی فرما دیا ہے کہ بیت اللہ دست برد بادشاہ گردیوں سے محفوظ رہیگا چنانچہ فرمایا یعنی یہ بیت اللہ ہمیشہ آزاد رہیگا کسی سلطنت کے ماتحت ہی نہیں ہوگا چنانچہ سلطان روم بھی اپنا لقب خادم الحرمین رکھنا اپنا فخر سمجھتا ہے نپولین نے مصر تک فتح کر لیا مگر بیت اللہ شریف کے فتح کی اسکو بھی توفیق نہ ملی۔ اب جائے غور ہے جس ذات پاک کے غلاموں کی معجزات الحکمت ہوں جس کے قرآن مجید کے معجزے ہر زمانہ میں اپنے سچائی دکھلاتے ہوں کیا اس کے معجزات پر بھی کوئی شک ہو سکتا ہے۔ معترض صاحب یہاں آویں اور معجزات قرآنی کو سنیں اور غلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا صدور ہر روز کئی کئی بار دیکھیں تاکہ ان کے دل سے شک رفع ہو۔

۲۔ سوال معراج شریف خواب تھی یا بیداری۔ اگر خواب تھی تو خواب قابل اعتبار نہیں اگر بیداری تھی تو تین میل سے اوپر آدمی جا نہیں سکتا۔

جواب۔ خواب پر یقین کرنا مسلمان کا فرض ہے اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں بچہ کا خواب کافر بادشاہ کا خواب فاسق فاجر کا خواب بیگناہ کا خواب اور سورہ فتح میں نبی کا خواب بیان فرما کر

تصدیق فرمایا پھر مذاہب آسمانی ہندو۔ یہود۔ مجوس بروے اپنی کتابوں کے خواب کو مانتے ہیں فلاسفر بھی مانتے ہیں دیکھو ابو علی سینا کی تصانیف بہرحال خواب نہ مذہبًا ناقابل اعتبار نہ عقلًا۔

دوسرا معراج خواب ہی نہیں تھا بلکہ عین بیداری ہاں ایک اعلیٰ درجہ کی بیداری تھی اور ایک لطیف جسم کے ساتھ تھا جسکا قیاس کثیف جسم کے ساتھ نہیں ہو سکتا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ اور وماجعلنا الرؤیا التی میں یہی رویا مراد ہے۔ مگر لفظ رویا کا وسیع ہے جیسے خواب کی رویت پر بولا جاتا ہے اسی طرح بیداری کی رویت پر بھی بولا جاتا ہے۔

۳۔ سوال وھو بالافق الاعلیٰ ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ ...

ان عجیب آیاتوں کا کیا مطلب ہے

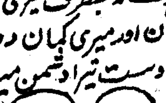
جواب۔ اس رکوع شریف کی تفسیر مولانا مولوی نورالدین صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ تصدیق براہین احمدیہ صفحہ ۱۹۵ تا ۲۰۰ پر لکھی ہے میں اسکا خلاصہ اپنے لفظوں میں یہاں لکھتا ہوں آپ وہاں سے دیکھ لیں والنجم اذا ھویٰ قسم ہے ثریا کی جب کہ سمت الراس سے نیچے ہو۔ یہ قاعدہ ہر ملک میں مروج ہے کہ ضروری مطالب کو الفاظ تاکیدی اور دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے اور ہر زبان و ملک میں خصوصًا ایشیا میں قسم سے بڑھ کر کوئی لفظ تاکیدی نہیں اور قرآن مجید بھی عربی زبان میں نازل ہوا جو ایشیائی ملکوں میں سے ہے اس لئے اسمیں بھی قسموں کا استعمال حسب محاورہ عرب ہوا۔

قرآن کریم نے باوجود قسموں کے دلائل کو بھی ساتھ رکھا یعنی جن چیزوں کی قسمیں بیان فرمائیں وہی اشیاء دلائل ثبوت دعویٰ وگواہ قرار دیئے چنانچہ یہاں ضرورت نبوت ایک دعویٰ اور والنجم اسکا ثبوت ہے۔ ریگستان و بحری سفر کرنے والے جہاں کوئی سڑک راہ نما نہوں النجم (ثریا) سے اپنا سمت مقرر کر لیا کرتے ہیں جیسے آج جہازی مسافر قطب نما سے قائم کرتے ہیں اور عمومًا رات کو سفر کیا کرتے ہیں خصوصًا اگر ملک یا موسم گرم اور پانی کی قلت ہو جیسے کہ عرب کا رواج تھا اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے وبالنجم ھم یھتدون یعنی وہ لوگ النجم ثریا سے راہ پاتے ہیں چونکہ النجم جب سمت الراس پر ہو راستہ کا پتہ نہیں دیتا اس لئے فرمایا اذا ھویٰ یعنی جب مشرق یا مغرب کی جانب جھکا ہو۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رات کی اندھیریوں میں جنگلوں میں جہاں راستہ کا پتہ نہیں ہوتا تم النجم سے راہ پانے کے محتاج ہو تو کیا تم روحانی منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے کسی النجم کے محتاج نہیں۔ ضرور ہو جس رب العالمین نے اپنی ربوبیت سے ظاہری منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے تمکو النجم دیا ہے وہ روحانی منزل تک پہنچنے کے لئے راہ نمائی کرتا ہے وہ کون ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ماضل صاحبکم وماغویٰ یعنی تمہارا ساتھی نہ کبھی بھولا نہ کبھی خلاف علم کوئی کام کیا کسی ہادی کے دعویٰ کو نہ ماننے کا یا تو یہ سبب ہوتا ہے کہ ماننے والے اس کے حالات سے پورے واقف نہیں۔ یا انکو علم صحیح نہیں یا علم کے مطابق عمل نہ کرے سو یہ نبی ان تینوں نقصوں سے بری اور پاک ہے۔

اول۔ ولقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ یعنی یہ تمہارا صاحب ہے تم میں ہی چالیس سال نہایت امانت دیانت تقویٰ سے گذاری اور تم نے کبھی اسکا صاحب ہونا ناپسند نہیں کیا بلکہ محمد امین صلی اللہ علیہ وسلم کہلایا اس لئے فرمایا صاحبکم۔ تعجب کہ قرآن مجید نبی کا قوم سے ہونا ایسا ضروری بیان فرماتا ہے کہ باوجودیکہ وہ اس قوم کا بھی ہو اسکا اس قوم میں ...... رہنا بھی ضروری ہے تاکہ اس کے اخلاق عادات معاملات کا بھی علم ہو ہمارے مخالف منتظر آسمانی مسیح یا خونی مہدی یا غار سے نکلنے والے مہدی کے غور کریں کہ اجنبی کو آسمان سے اتار کر یا غار سے نکال کر اللہ تعالیٰ کی سنت ہی نہیں کہ کسی قوم کی طرف بھیجے۔

دوسرا۔ ہمیشہ جو تدبیر تمہاری یا اپنی بہتری کی نکالے وہ مثمر ثمرات نیک ہوئی اس لئے فرمایا ماغویٰ۔

تیسرا چالیس سال کبھی کسی بدی بدعملی کا مرتکب نہیں ہوا چنانچہ فرمایا وانا اول المسلمین یعنی میں اول درجہ کا فرمانبردار ہوں۔

چونکہ غیر معلومہ نتائج پر پہنچنے کے لئے ہمیشہ معلومہ مقدمات سے استدلال کیا جاتا ہے اس لئے آپ لوگ چالیس سالہ تجربہ سے سمجھ سکتے ہو کہ جس نے اتنی عمر میں کسی آدمی پر افترا نہیں کیا اب یہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک پر افترا کریگا لہذا بعد غور یہ نتیجہ نکلیگا کہ وماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ یعنی یہ نبی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وحی الٰہی سے ہی بولتا ہے جو اسپر وحی کی جاتی ہے۔ علمہ شدید القویٰ ذومرۃ فاستویٰ وھو بالافق الاعلیٰ۔ یعنی سکھایا اسکو بڑی طاقتوں نے بڑے جگر کا تھا اس پورا نظر آیا اور وہ اب بلند کنارے پر ہے یعنی اسکو تعلیم کسی کمزور معلم کی نہیں اور نہ یہ کہ پورا تعلیم یافتہ نہ ہو بلکہ اپنی تعلیم میں ٹھیک ٹھاک ہوکر اعلیٰ کنارہ پر پہنچ گیا ہے۔ ثم دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنی پھر نزدیک ہوا اور پاس کھڑا ہوا۔ پس دو کمانوں کا اندازہ یا اس بھی قریب تر ہو گیا قاعدہ ہے کہ جسقدر کوئی غلام کسی آقا کی زیادہ فرمانبرداری کرتا ہے اتنا ہی اس سید وآقا کا میلان بھی اسکی طرف ہوا کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اسقدر میرے نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اسکی آنکھ کان ہاتھ پاؤں ہو جاتا ہوں عرب میں دستور تھا جو دو آدمی باہم اتحاد کرتے تو اپنی اپنی کمان گھر سے لاتے اور دونوں کمانوں کو جوڑ کر جنکی شکل ایسے ایک کمان کی بنگئی ہے انمیں ایک تیر رکھ کر چلاتے اس کے معنی یہ ہوتے کہ جسطرف تیری کمان تیر چلائیگی میری بھی چلائیگی اب تیری کمان اور میری کمان دو نہیں ایک ہی ہے غرض تیرا دوست میرا دوست تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔ دونوں کمانوں کی شکل  جب انکو جمع کیا گیا تو یہ شکل ہو گئی۔

فاوحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ۔ یعنی پس جب وحی کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی طرف وہ عظیم الشان کلام اور تعلیم جو وحی کی ہے یعنی نتیجہ اس اتحاد کا یہ ہوا کہ ہمنے اپنے بندہ پر وحی نازل کیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ذکر دنوّ و قرب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمایا تو نتیجہ اس کامل عبودیت و کامل میلان الوہیت کا بیان فرمایا جو وحی الٰہی ہے۔ ماکذب الفؤاد ما رأیٰ یعنی اس دل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دیکھا اور مغالطہ نہ کھایا اب اس مدعی وحی کی راستی اور عمدہ حالت کا بیان فرمایا افتمارونہ علیٰ مایریٰ یعنی کیا تم اس کے دیدہ

جھگڑتے ہو ۔ عرب میں رواج تھا کہ جب کوئی بڑی بھاری انجمن کرنا چاہتے تو چونکہ بسبب کثرت کے مکان میں گنجائش نہیں ہوتی تھی اس لئے کسی بیری کے نیچے جا بیٹھتے جو اس ملک میں بڑا درخت سمجھا جاتا چونکہ صاحب الوحی کے اول مخاطب عرب ہیں اس لئے اللہ تعالے انکو فرماتا ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ عند سدرۃ المنتھٰی یعنی یقیناً اس نے اُسے بار دیگر دیکھا یعنی نظر ثانی کی سدرۃ المنتہیٰ سب سے بڑی بیری کے پاس یعنی تم بھی بڑی بیری کے پاس مشورہ کیا کرتے ہو مگر جس بیری کے نیچے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا وہ سب سے بڑی بیری اور حد کو حد بیری ہے ۔ جو جس بیری کی تعریف ہے عندھا جنۃ الماویٰ اذ یغشی السدرۃ ما یغشیٰ یعنی اس بیری کے پاس جنۃ الماوی ہے اس بیری کو بڑے اعلیٰ درجہ کے انوار ڈھانکے ہوئے ہیں کیا مطلب اس بیری والے مشورہ پر جو چلیں گے ان کو جنۃ الماوی جسمیں جیحوں سیحوں نیل فرات بہتے ہیں ملیگا مازاغ البصر وماطغیٰ لقد رایٰ من اٰیات ربہ الکبریٰ اسکی آنکھ نے کبھی نہیں اور غلطی نہیں کھائی ضرور اپنے رب کے بڑے بڑے نشان دیکھے ۔ افرأیتم اللات والعزیٰ ومناۃ الثالثۃ الاخریٰ یعنی واہ کیا تم نے لات اور عزیٰ دیکھا ہاں وہ تیسرا بھی دیکھا جو منات کہا گیا گذرا ہے یعنی کیا مطلب تم بھی اپنی بیری کے نیچے والے مشورہ پر غور کرو تمہارا نتیجہ تحقیق تو یہی نیچر کے بت ہی نکلے جو خود ہی بنائے اور ایسی چیز سے بنائے جو انسان کی خادم ہے بلکہ ذلیل ترین خدمت استنجاء کی بھی ان سے ما لی ہے کیا ذلیل چیز معبود ہونے کے لائق ہوسکتی ہے ۔ ہرگز نہیں ہاں ایک اور بھی تمہاری بیری کی کمیٹی کا نتیجہ ہے الکم الذکر ولہ الانثیٰ تلک اذاً قسمۃ ضیزیٰ یعنی کیا تمہارے لئے بیٹے اور اس ذات اللہ کے لئے بیٹیاں یہ تو بڑی بھونڈی تقسیم ہے ۔ یعنی اللہ خالق السموات والارض ومابینہما کے لئے بیٹیاں جن کو تم پسند نہیں کرتے اور تمہارے لئے بیٹے یہ وہم پرستی ہے جو تمہاری بڑی بڑی مجلسوں کمیٹیوں میں پاس ہوئی ۔

غرض میں نے اس تفسیر میں بہت ہی اختصار سے کام لیا اگر آپ مفصل چاہیں تو اصل کتاب سے ملاحظہ فرماویں ۔

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ولا نعبد الا ایاہ وصلی وسلم وبارک علیٰ نبیک وحبیبک وصفیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واحمد صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ واصحابہما اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

(حکیم فضل الدین از قادیان)

ڈائری

۱۰- فروری - حضرت حکیم الامت نے کسی شخص کا مقولہ بیان فرمایا کہ وہ کہتا ہے کہ یہ بڑی بڑی بیماریاں آیا ہی کرتی ہیں ان کو خدا کے غضب سے کیا تعلق ہے ۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں ہوتا قرآن کریم سے منکر ہیں وحضرت ہیں کیا موسیٰ ۔ نوح علیہ السلام کے وقت میں یونہی بیماریاں آئی تھیں یا کہ خدا تعالےٰ نے ان کا کوئی سبب بیان فرمایا ہے ۔

فرمایا اسدفعہ طاعون خطرناک شکل پکڑتی جاتی ہے ہمیں تو اس سے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس سے خدا تعالیٰ کی ہستی اور دنیا کی ناپائداری اہل دنیا پر ثابت ہو رہی ہے ۔ خدارا بخدا تو انند شناخت ۔ سوفسطائی جو حقیقت اشیاء کے منکر ہیں اُن کا جواب یہی لکھا ہے کہ انکو جب آگ میں ڈالا جاتا ہے تو تب حقیقت اشیاء کے قائل ہو جاتے ہیں ۔

اب اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت دنیا پر واضح فرما رہا ہے ۔

سعد اللہ لدھیانوی کا ذکر تھا تو فرمایا کہ میں نے اپنے قصیدہ انجام آتھم میں اس کے متعلق لکھا تھا اذیتنی خبثاً فلست بصادق ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذا دی ہے پس اگر تو اب رسوائی سے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھہرونگا اے سرکش انسان ۔

فرمایا اسی طرح سعد اللہ نے بھی میرے حق میں لکھا ہے کہ تیرا اخذ یمین اور قطع وتین اور تیرا سلسلہ تباہ ہوگا ۔

اب یہ اوس نے مباہلہ کرلیا تھا دیکھو اب کون تباہ و ہلاک ہو یہی مباہلہ کا نتیجہ تھا وہ لکھتا ہے کہ یہ کذاب ہے اب دیکھو کہ کذاب کا یہی حال ہوا کرتا ہے کہ اس کے مقابل پر مومن اور سچے ہلاک ہوتے جاویں ہر امر میں کاذب غالب ہو اور اس کو خدا کی نصرت ملتی جاوے اور خدا تعالیٰ سچوں پر تباہی اور ہلاکت وارد کرتا جاوے ہماری صداقت کا آفتاب چڑھ آیا ہے ۔

کیا خدا دجالوں اور کاذبوں کے ساتھ ایسا ہی کرتا آیا ہے کہ کاذبوں کو مہلت دیتا جاوے اور اون کے مقابل سچوں کو ہلاک کرتا جاوے کیا اس بات کا ثبوت کسی سابق زمانہ میں کوئی کبھی گذرا ہے کہ خدا نے ایسا کیا ہو ۔

دراصل اب دنیا میں دہریت پھیل گئی ہے اب تو ہماری صداقت کا آفتاب چڑھ آیا ہے یہ وہ امور ہیں جن سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے ۔

۱۲- فروری نماز ظہر - مونگیر کی جماعت اور وہاں کے کسی مباحثہ کا ذکر ہوا فرمایا تحریری سوالات ہوں تو ہماری طرف سے بھی مخالفین کے لئے تحریری جواب دیا جاوے اور زبانی مباحثات مظنہ فساد ہوتے ہیں ۔

قاضی ظفر الدین متوفی کے قصیدہ کا ذکر ہوا جو اوس نے حضرت کے قصیدہ کے مقابلہ میں بنایا تھا اور اسکو خدا نے اتنی فرصت نہیں دی کہ اسکو شائع کرتے اب اوسکو ثناء اللہ چھاپتا ہے حضرت نے فرمایا قصیدہ بنانے والا تو اپنے کیفر کردار کو پہونچ گیا اور جہان سے رخصت ہوگیا اور وہ اسکو اپنی زندگی میں بھی شائع نہ کرسکا ثناء اللہ کو تو اتنی بھی لیاقت نہیں کہ اسکی تصحیح کرسکے ۔

فتاوےٰ حکیم الامتہ

۱۱- فروری ۱۹۰۸ء ایک خط سے حضرت حکیم الامتہ کے آگے سوال پیش ہوا کہ مفقود الخبر زوج یعنی جس عورت کا شوہر بہت مدت سے گم ہوگیا ہو وہ عورت کتنی مدت کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے ۔ فرمایا - چار سال تک اگر مفقود الخبر ہے تو اسکو فوت شدہ تصور کیا جاوے اور چار سال کے بعد وہ عورت جس کا خاوند چار سال سے گم ہو چار مہینے دس دن عدت میں رہے بعد ازاں دوسرے شخص سے نکاح کرسکتی ہے پھر پہلا اگر آجاوے تو پہلے کا کوئی حق نہیں ۔ آج مغرب وعشاء کی نماز بسبب بارش جمع کی گئی ۔ اوائے فرض مغرب وعشاء کے بعد باقی حروف نے حضرت

شاہِ کابل و سزائے اختلاف مذہب

مسز کیٹ ڈالی۔ اخبار ڈیلی اکسپرس میں زیر عنوان "نوسال کابل میں" اپنا تجربہ و مشاہدہ لکھتی ہے۔ اور یہ مضمون اس عنوان کے نیچے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۷ پر نقل ہوا ہے۔ جو حالات کہ میم صاحبہ ممدوحہ نے تحریر فرمائے ہیں۔ وہ بہت دلچسپ ہیں۔ اور بالخصوص ایسے لوگوں کے لئے جو اہل مغرب ہیں یا مغربی روشنی سے متاثر ہو چکے ہیں۔ خالی از دلچسپی نہیں ہیں۔ ایک واقعہ یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ چند مُلانے کابل میں ایسے متعین ہیں جو گلی کوچوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ اور نماز کے وقت اگر کوئی ایسا آدمی ان مُلانوں کو مل جاوے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ یا مسجد میں نہ گیا ہو تو اسکو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی معذوری پر کوئی کافی روشنی نہ ڈال سکے یا وجہ نہ بتلا سکے جو ان مُلانوں کے خیال یا رائے میں شرعی عذر تک پہنچتی ہو تو فوراً اس کو گرفتار کرکے اس کا مُنہ اور چہرہ کالا کیا جاتا ہے اور اس کو گدھے پر بٹھایا جاتا ہے اور گدھے کی دُم کی طرف اس کا مُنہ کیا جاتا ہے اور اس کو تمام شہر میں تشہیر کیا جاتا ہے۔ اور شہر اور بازار گلی کوچوں کے لوگ اس پر ہنسی اور ٹھٹھہ کرتے ہیں۔ پھر اسی طرح مختلف امورات تحریر فرمانے کے بعد لائق نامہ نگار وہ دل کو سخت صدمہ پہنچانے والا واقعہ بیان کرتی ہے جس کی طرف ہم ناظرین اخبار ہذا اور دیگر مہذبین کو اور مذہبی دُنیا کی توجہ کو مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ وہ سخت سزائے اختلاف مذہب کی ہے۔ فروعی باتوں پر۔ ہم اس واقعہ کو خود انہی الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں۔

سزائے موت بذریعہ سنگساری

یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ ان روشنی اور تہذیب کے دنوں میں بھی پُرانے مشرقی طریقہ سنگساری کے ذریعہ سے کسی شخص کی جان لی جاوے۔ لیکن دو ایسے واقعات میری موجودگی میں کابل میں وقوع پذیر ہوئے جو صرف مذہبی اختلاف کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی۔ ایسی حالت میں صرف یہ کہا جاتا ہے۔ کہ کافر یا ملزم کو شہر کے گنجان حصوں میں سے گھسیٹ کر سنگسار کرنے کی جگہ پر لے جاتے ہیں۔ جو کوہِ سیاہ کے نام سے مشہور ہے Place of Black stones

جب یہ متعصب گروہ تمسخر اور ہنسی اور گالیاں نکالتا ہوا اور ملزم پر لعنت بھیجتا ہوا جائے موسومہ کی طرف جاتا ہے تو ہر شخص اپنے ہاتھ میں ایسا بھاری پتھر رکھ لیتا ہے جتنا کہ وہ اُٹھا سکتا ہو۔ اور مارنے کے لئے پھینک سکتا ہو۔ جب جائے موسومہ پر سب لوگ پہنچ جاتے ہیں۔ تو فتوے دینے والا سب سے پہلے اپنا پتھر اُس بدنصیب شخص پر چلاتا ہے۔ پھر سب لوگ اس کی طرف پتھروں کی بوچھاڑ شروع کرتے ہیں۔ بدنصیب ملزم بیہوش یا مُردہ ان پتھروں کے نیچے تین دن تک پڑا رہتا ہے۔ اور اس کی لاش کے اوپر پہرہ شاہی لگا رہتا ہے۔ تین روز گذر جانے کے بعد لاش متوفی کے ورثا یا رشتہ داروں کو مل جاتی ہے۔

سردست ہم اس سزا کے جائز ناجائز ہونے پر ذکر نہیں کرنا چاہتے جو امر کہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ فروعی مسائل کے اختلافات سے فتویٰ کفر تیار کرکے اس طرح بیرحمی اور خلاف شریعت سنگسار کر دینا کسی مذہب نے جائز نہیں رکھا۔ اور ہم شاہ کابل خلد اللہ ملکہ کی توجہ اس بیرحم سلوک کی طرف دلوانا چاہتے ہیں۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں کہ شاہ کابل اس امر کا کیا جواب دے سکتے ہیں۔ اور اعلیٰحضرت کے پاس کون سے شرعی دلائل ہیں۔ جن کے ذریعہ سے وہ مذہبی آزادی کا اس طرح بیجا خون کرتے ہیں۔ اور پھر باوجود اس سلوک کے شاہِ والاتبار شیعوں میں اس بات پر فخر اور مباہات سے کہنے کو تیار ہیں کہ وہ متعصب نہیں اور اُن کے ملک میں ہر فرقہ کو مذہبی آزادی ہے۔ کیا وہ اس بات کا کوئی جواب دے سکتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب مرحوم کس گناہ کے بدلہ سنگسار کئے گئے۔ کیا وہ یہی اختلاف مذہب نہیں تھا۔ اور وہ اختلاف بھی ایسا جو محققانہ ہو۔ اگر حضرت ممدوح نے اس واقعہ کے بعد اپنی پولیسی کو بدل دیا ہے تو بھی ہم امید رکھتے ہیں کہ اس کے بارہ میں حضرت ممدوح خاص طور پر اعلان فرما دینگے ۔ اور آئے دن جو کابل کے ملک سے احمدیوں کو جو ہر طرح سے بادشاہِ وقت کی فرمانبرداری اور اطاعت اپنا فرض مذہبی سمجھتے ہیں۔ ہجرت کرکے ہندوستان میں آنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی کیا بنیاد ہے بہرحال اگر ہندوستان کے علماء کی طرح وہاں بھی تکفیر کا بازار گرم ہے۔ تو سلطنت افغانستان میں اس قسم کے کئی واقعات وقتاً فوقتاً پیش آنے کا احتمال ہے۔ جبتک مذہبی آزادی نہ ہو۔ اور تقلید کے جکڑبندوں سے آزاد ہو کر مسلمان خود مذہبی معاملات میں غور اور فکر سے کام لینا شروع نہ کریں۔ دماغی حالت مسلمانوں کی درست نہیں ہو سکتی۔ ہم خداوند تعالیٰ سے اخیر میں دعا مانگتے ہیں کہ خداوند کریم مسلمانوں کے بادشاہوں پر۔ مسلمانوں پر اپنے فضل و کرم سے رحم کرے۔ اور وہ کم سے کم اسقدر رحم کا نمونہ اپنے وجود میں اپنے ملک میں ظاہر کریں جس قدر کہ عیسائی سلطنتوں میں پایا جاتا ہے۔ ہم خدا کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں کہ اسنے برٹش گورنمنٹ کے زیر سایہ رکھکر ہم کو ہر طرح کی آزادی دی۔ فھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔ (راقم ایک مسلمان از ایبٹ آباد۔

ڈایری

۹۔ فروری

خط سے سوال پیش ہوا کہ مکان میں میرا پانچسو روپیہ کا حصہ ہے اُس حصہ میں مجھ پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا۔ جواہرات و مکانات پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

نماز عصر کے وقت طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ اس وقت جو بے وقت بارش متواتر برس رہی ہے واللہ اعلم اس سے طاعون کیڑے ہی پرورش پا رہے ہیں۔

۱۰۔ فروری نماز عصر

آریوں کی مذہبی کانفرنس مقام گوجرانوالہ کے ذکر پر مفتی صاحب کو فرمایا انکو لکھو کہ اگر تم کم از کم تین گھنٹہ ہماری تقریر کے لئے مقرر کرو تو ہم مضمون لکھکر سُنانے کو بھیج سکتے ہیں۔

۱۱۔ فروری

قبل ظہر۔ مفتی صاحب نے کسی شخص کا سوال خط سے پیش کیا کہ میں نے ایک بیوہ عورت کے ساتھ نکاح کا ارادہ کیا تھا تو رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ نے اُس کے ساتھ نکاح سے منع فرمایا۔ کیا اسپر عمل کیا جاوے یا نہیں۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا کہ آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے مَنْ رَآنِیْ فَقَدْ رَأَی الْحَقَّ۔ لہٰذا اُسپر عمل کیا جاوے۔

پھر خط سے سوال پیش ہوا کہ کئی اشخاص نے ایک گائے قربانی کرنے کے لئے خریدی تھی جن میں سے ایک احمدی تھا۔ غیر احمدیوں نے اسکو اس وجہ سے اُس گائے کا حصہ قیمت واپس دیدیا کہ اس کا حصہ قربانی میں رکھنے سے قربانی نہ ہوگی اس لئے اُس شخص نے لکھا کہ میں اپنی قربانی کا حصہ نقد قادیان میں بھیج سکتا ہوں یا نہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اُس کو لکھو کہ قربانی کا جانور اُس قیمت سے لیکر وہاں ہی قربانی کردے۔ عرض کی گئی کہ اُس کا حصہ قیمت جو گائے کے خریدنے میں تھا وہ بہت تھوڑا ہے اس سے دنبہ بکرا خرید نہیں سکیگا۔ حضرت نے فرمایا اُس کو لکھو کہ تم نے جبکہ اپنے اوپر قربانی ٹھہرائی ہے اور طاقت ہے تو اب تم پر اُس کا دینا لازم ہے اور اگر طاقت نہیں تو پھر اُس کا دینا لازم نہیں۔

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر ماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہوگئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں۔

حضرت نے فرمایا کہ بے خبری میں کھایا پیا تو اُسپر اُس روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال ہوا کہ کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں حضرت نے فرمایا کُتِبَ سے فرضی روزے مراد ہیں۔

۱۲- فروری

نماز ظہر- آج حضرت اقدس نماز ظہر میں تشریف لائے ایک مولوی صاحب حدود افغانستان سے حضرت کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے مصافحہ کے بعد حضرت نے اُن کے کوائف سفر وصعوبت راہ کی حالت دریافت فرمائے۔ بعد ازاں حکومت افغانستان کی عدم حرّیت وآزادی کے متعلق ذکر ہوا فرمایا کہ اخبارات میں جو آجکل لکھا جا رہا ہے کہ حکومت افغانستان میں ہر مذہب کے لوگوں کو عام آزادی حاصل ہے یہ سراسر دروغ بیفروغ ہے کیونکہ اگر افغانستان میں ہندوستان جیسی حرّیت اور آزادی ہر مذہب کے لوگوں کو حاصل ہوتی تو اخوندزادہ حضرت مولوی محمد عبد اللطیف کو اس سخت بے دردی سے اختلاف مذہب کے سبب اُس حکومت میں ہلاک نہ کیا جاتا۔

بعد ازاں حضرت نے خدا تعالیٰ کی تازہ وحی کا ذکر فرمایا جو پہلے درج ہو چکی ہے اور اُس میں سے مندرجہ ذیل فقرہ سُنایا (آسمان ٹوٹ پڑا اشارۂ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے) تشریح میں فرمایا۔ اگرچہ کثرت بارش سے بھی آسمان کا ٹوٹ پڑنا مراد ہو سکتا ہے مگر .... اِن الہامات کی تشریح میں ہم کسی پہلو پر زور نہیں دیتے جس طرح اللہ تعالیٰ نے جس رنگ وصورت میں چاہا واقع ہونگے اِن الہامات سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی دہشتناک امر واقع ہونے والا ہے جس سے لوگ متحیر وخوف زدہ ہو جاوینگے لہٰذا خدا تعالیٰ نے اُن کی طرف سے حکایۃً بیان فرمایا ہے کہ معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے فرمایا اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں ہے قریب آگیا ہے۔

پھر حضرت اقدس نے فاضل امروہی سے استفسار فرمایا کہ خطوط سے معلوم ہوتا ہوگا آپ کی طرف بارش زور سے برس رہی ہے یا نہیں مولوی صاحب نے عرض کی کہ اُس طرف اتنی بارش نہیں ہے جس قدر اِس طرف برس رہی ہے پھر حضرت نے بیماری طاعون کا حال پوچھا مولوی صاحب نے عرض کی بیماری اُس طرف بہت ہے۔

پھر حضرت نے فرمایا کہ ثناء اللہ لکھتا ہے کہ سعد اللہ کی وفات کی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی حالانکہ یہ پیشگوئی روز روشن کی طرح پوری ہوگئی ہے حقیقۃ الوحی میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے متعلق زبردست دلائل لکھے جاوینگے۔

فرمایا ثناء اللہ بہ نسبت محمد حسین بٹالوی کو بدگوئی میں بڑھ گیا ہے۔

محمد حسین بٹالوی کا ذکر ہوا۔ فاضل امروہی نے عرض کی کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اُس نے کہا تھا کہ میں نے ہی اِن کو یعنے حضور کو عروج پر چڑھایا تھا اور میں ہی گرا دونگا مگر معاملہ برعکس ہوا محمد حسین کے اس چڑھانے و اُتارنے سے مراد پہلے براہین احمدیہ میں ریویو لکھنا اور پھر حضرت اقدس پر تکفیر کا فتوی تیار کرنا اور مولویوں کی مہریں لگانا ہے)

اس جگہ تو بوماً فیوماً ترقی ہو رہی ہے اور مشرق ومغرب کی مخلوق آ پہنچی ہے اور محمد حسین اکیلا وطرید رہ گیا ہے۔ اکثر احباب نے اس کو چھوڑ دیا ہے ایک زمانہ تھا کہ اشاعۃ السنہ سے اس کو تین سو روپیہ تک بچ جاتا تھا اب کوئی اس سے پوچھے کہ کیا حال ہے۔

حضرت نے فرمایا محمد حسین ہمیشہ ہمارے پاس آیا جایا کرتا تھا ۱۵ روز تک بٹالہ میں نہیں ٹھیرتا تھا بلکہ ہمارے پاس آ جاتا تھا ایک دفعہ اسکے متعلق اسکے باپ نے ایک سخت ناگوار اشتہار دینا چاہا تھا اور محمد حسین نے مجھے کہا کہ میرے باپ کو اس امر سے منع کرو چنانچہ ہم نے اس کو اس امر سے روکا تھا۔

میر ناصر نواب صاحب نے خواب بیان کی کہ تھوڑے روز ہوئے میں نے محمد حسین کو خواب میں دیکھا کہ سامنے سے چلا آتا ہے اور میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو میں نے بھی اُس کے ساتھ مصافحہ کیا اتنے میں مجھے آواز آئی جو کہتی ہے آپ اُس سے بچ کر جائے۔

نماز عصر

نماز عصر کو حضرت اقدس مسجد میں تشریف لائے نووارد افغان مولوی صاحب سے بزبان فارسی استفسار فرمایا کہ آپ کے ملک میں سردی کا کیا حال ہے اُس نے عرض کی کہ ہمارے ملک میں بہت سردی ہوتی ہے بالخصوص تین ماہ میں سخت سردی پڑتی ہے فصلیں برف کے نیچے دب جاتی ہیں۔

حضرت نے پوچھا کہ افغانستان میں عربی کی کیا کیا کتابیں لوگ پڑھتے ہیں۔ افغان مولوی صاحب نے عرض کی کہ فقہ کا زیادہ رواج ہے قدوری۔ کنز۔ شرح وقایہ۔ ہدایہ پڑھ لیتے ہیں۔ زیادہ علوم سے اکثر علما بے بہرہ ہوتے ہیں حدیث کے علم کا رواج افغانستان میں نہیں ہے۔

سفر ریل میں ایک افغان مولوی مجھے ملا میرے پاس بخاری شریف تھی اُس نے میرے پاس بخاری شریف دیکھ کر کہا کہ تم وہابی ہو حضرت حکیم الامۃ نے فرمایا۔ خود مولف بخاری شریف کو اِن لوگوں کے بھائی بندوں نے بخارا سے جلاوطن کر دیا تھا بعد ازاں جماعت کھڑی ہوگئی ادائے نماز کے بعد حضرت اندر تشریف لے گئے۔

پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی کے الہامی الفاظ ہیں یہ **وحی** ۵ مئی ۱۹۰۶ء کو ہوئی۔ اور فوراً اخبارات اور رسائل میں شایع کر دی گئی۔ اس وحی الہی کے متعلق جو تصریح اس وقت کی گئی تھی اسے یہاں درج کر دیا جاتا ہے۔

۵ مئی ۱۹۰۶ء الہام۔ پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن ثلج کا لفظ عربی ہے۔ **اس کے ایک تو یہ معنے ہیں کہ وہ برف جو آسمان سے پڑتی ہے۔ اور شدت سردی کے موجب ہوتی ہے اور** بارش اس کے لوازم سے ہوتی ہے۔ اس کو عربی میں ثلج کہتے ہیں ان معنوں کی بنا پر اس پیشگوئی کے یہ معنے معلوم ہوتے ہیں کہ بہار کے دنوں میں آسمان سے ہمارے ملک میں خدا تعالیٰ غیر معمولی طور پر یہ آفتیں نازل کریگا۔ **اور برف اور اس کے لوازم سے شدت سردی اور کثرت بارش ظہور میں آئے گی۔** اور دوسرے معنے اس کے عربی میں اطمینان قلب حاصل کرنا ہے۔ یعنی انسان کو کسی امر پر ایسے دلایل اور شواہد میسر آجاویں جن سے اُس کا دل مطمئن ہو جاوے اسی وجہ سے کہتے ہیں کہ فلاں تقریر موجب ثلج قلب ہو گئی یعنی ایسے دلایل قاطعہ بیان کئے گئے کہ جن سے کلی اطمینان ہو گئی۔ اور یہ لفظ کبھی خوشی اور راحت پر بھی استعمال کیا جاتا ہے جو اطمینان قلب کے بعد پیدا ہوتی ہے یہ تو ظاہر ہے کہ جب انسان کا دل کسی امر میں پوری تسلی اور سکینت پا لیتا ہے تو اُس کے لوازم میں سے ہے کہ خوشی اور راحت ضرور ہوتی ہے۔ غرض یہ پیشگوئی ان پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ اس پیشگوئی پر غور کرنے سے ذہن ضروری طور پر اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک اس جگہ ثلج کے دوسرے معنے ہیں۔ یعنی یہ کہ ہر ایک شبہ و شک کو دور کرنا اور پوری تسلی بخشنا۔ تو اس جگہ اس فقرہ سے یہ بھی مراد ہو گی کہ چونکہ گذشتہ دنوں زلزلوں کی نسبت کج طبع لوگوں نے شبہات بھی پیدا کئے تھے۔ اور ثلج قلب یعنے کلی اطمینان سے محروم رہ گئے تھے مگر بہار کے موسم میں ایک ایسا نشان ظاہر ہو گا جس سے ثلج قلب ہو جائیگی اور گذشتہ شکوک و شبہات بکلی دور ہو جائیں گے اور حجت پوری ہو جائیگی۔ اس الہام پر زیادہ غور کرنے سے یہ بھی قریب قیاس معلوم ہوتا ہے کہ بہار کے دنوں تک نہ صرف ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہو جائینگے اور جب بہار کا موسم آئیگا تو اس قدر تواتر نشانوں کی وجہ سے دلوں پر اثر ہو گا کہ مخالفین کے مُنہ بند ہو جائینگے اور حق کے طالبوں کے دل پوری تسلی پائیں گے اور یہ بیان اس بنا پر ہے کہ جب ثلج کے معنے تسلی پانا اور شکوک اور شبہات سے رہائی ہو جانا سمجھے جائیں لیکن اگر برف اور بارش کے معنے ہوئے تو خدا تعالےٰ کوئی اور سماوی آفت نازل کریگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب اُن الفاظ پر غور کرو جو میںنے جلی قلم سے لکھ دیئے ہیں۔ کہ کس طرح پر قبل از وقت اللہ تعالیٰ کے اعلام و الہام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس پیشگوئی کو شایع کیا تھا اور ظاہر کر دیا گیا تھا کہ موسم بہار میں غیر معمولی برف و باران کا گویا ایک طوفان آجاوے گا۔

اس موسم بہار میں جس صفائی اور خوبی سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے اس پر کسی لمبی بحث کی حاجت نہیں۔ یورپ میں سردی کی شدت نے بھی اگرچہ ایک رنگ میں اس پیشگوئی کو پورا کیا ہے لیکن خود پنجاب میں جو حالت ہو رہی ہے اس سے غالباً کوئی متنفس نا واقف نہیں۔ آسمان غیر معمولی طور پر جھکا ہوا ہے اور بارش کا سلسلہ کچھ ایسے طور پر شروع ہوا ہے جو ایک خطرناک صورت دکھا رہا ہے۔ تو بجائے اسکے کہ میں اسپر کچھ لکھوں ۱۲ فروری ۱۹۱۰ء کے اخبار عام سے کچھ حصہ یہاں درج کر دیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے اسپر غور کریں اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی ہتک کرنے سے باز آئیں کیونکہ اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوا کرتا۔

موسم پنجاب کی حالت۔ پچھلے ہفتے کی رپورٹ فصلات سے ظاہر ہے کہ تمام اضلاع پنجاب میں کہیں معتدل اور کہیں عمدہ بارش ہوئی ہے۔ لیکن لاہور میں یہ حال ہے کہ دو ہفتہ سے بھی زیادہ عرصے سے بادل پیچھے لگ رہے ہیں اور لوگوں کو بجائے خوش کرنے کے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ جب کبھی بارش کی قلت ہوتی ہے تو عذر جنگلات کے کٹنے کا پیش کیا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ اسی باعث بارش ہونا موقوف ہو رہا ہے حالانکہ دوسرے موقعہ پر یہ عذر بالکل فضول بلکہ لغو معلوم ہوتا ہے۔ دو روز تک آسمان بارش سے خالی تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ شائد اب بس کریگا لیکن اتوار اور سوموار کی درمیانی رات کے پچھلے نصف حصے میں بارش اس زور اور ایسی افراط سے ہوئی کہ لوگ بستروں پر لیٹے ہوئے توبہ الامان پکارتے تھے اور حیران تھے کہ کہیں خدانخواستہ بارش کی رحمت مبدل بہ زحمت نہ ہو جاوے۔ اس کے ساتھ بجلی بھی خوب چمکتی اور آنکھوں کو خیرہ کرتی تھی اور اسکے ساتھ بادلوں کی گرج اور رعد کی کڑک دلوں کو دہلاتی تھی اور کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ خداوند عالم کو کیا منظور ہے۔ یہ موسم اور یہ بارش زراعتی لحاظ سے نہایت مفید اور مبارک ضرور ہے لیکن آخر اسکی بھی کچھ حد ہے۔ مثل مشہور ہے کہ افراط ہر ایک اچھی چیز کو بھی خراب کر دیتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس بارش کو لوگ نعمت غیر مترقبہ سمجھے اور لاکھوں شکر کرتے ہیں رحمت کی زحمت بن جائے اور فصلوں کی خرابی ہو کر کوئی کھاد کر نیست و نابود کر ڈالے۔ اس بارش سے اندیشہ ہے کہ نشیب کی فصلیں زیر آب بُرد نہ ہو جائیں اور تمام امیدوں پر پانی پھر جاتا ہو۔ سب لوگ مارے حیرت کے دم بخود ہیں اور کہتے ہیں کہ نہ معلوم پروردگار کی مرضی کیا ہے۔ کون آدمی یہاں دم مارنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ انسان سوچتا کچھ ہے اور پیش اور ہی کچھ آتا ہے تعجب کی بات ہے کہ چند روز قبل چڑیا کی قسم کے چھوٹے چھوٹے پرند بڑے شوق سے پانی میں نہاتے ہوئے دیکھے گئے باوجود سردی کی تیزی اور جاڑوں کی شدت کے یہ جانور پانی میں اس طرح نہاتے تھے کہ دیکھ کر تعجب ہوتا تھا کہ انکے اندر اتنی گرمی کیسے پیدا ہو گئی ہے۔ اور جانکار لوگ اس سے بارش کی افراط کا نتیجہ نکالتے تھے چنانچہ یہ خیال واقعی ثابت ہوا ہے۔ بادل اس وقت تک آسمان پر منڈلاتے ہیں۔ ابھی مطلع صاف ہے۔ دن کو دھوپ ہے۔ رات کو تارے ہیں اور ابھی دیکھتے دیکھتے ابر چھا رہا ہے اور بُوندا باندی ہونے لگتی ہے۔ اس بارش مسلسل کے کارن ہر چیز میں رطوبت سیلن کی افراط پائی جاتی ہے۔ اب تو سب لوگ یہی چاہتے ہیں کہ بارش بس ہو اور دھوپ کی صورت نظر آئے۔ ہر ایک چیز اعتدال میں ہی لطف دیتی ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ موسم سرما میں بارشوں کی افراط کی بہ نسبت ان کی قلت کے زیادہ تر نقصان فصلات کا خوف مانا جاتا ہے۔ قلت باران سے صرف غیر نہری فصلوں کا نقصان متصور ہے حالانکہ اس موسم میں مسلسل بارشوں سے نہری اور غیر نہری دونوں قسم کی فصلوں کے نقصان کا خوف ہوتا ہے۔ پچھلے ہفتے کی سرکاری رپورٹ میں کوئی ضلع نہیں جہاں بارش نہ ہوئی ہو۔

یاقوت مروارید

مرجان یشب کہربا کستوری زعفران

کیوڑہ وغیرہ کا مشتمل جوہر دلخواہ بزم کیف

مفرح عنبری

مفرح عنبری

مفرح عنبری

قیمت فی ڈبیہ پانچ روپیہ (صہ)

قیمت تین ڈبیہ تیرہ روپے (سہ مہ)

قیمت ایک درجن (۵۰)

مفرح عنبری میں خدا تعالیٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں موجود ہیں جنکو حاصل کرنیکے لئے اہل ملک نے لاکھوں روپیہ برباد اور بیزحصے اشتہاریوں کی نذر کئے ہیں خدا کے فضل سے اب چونکہ ہندوستان کے ہر حصہ میں مفرح عنبری کا تجربہ وسیع پیمانے پر ہوچکا ہے اس لئے مجھ کو اسکی توصیف میں صفحہ سیاہ کرکے آپکی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنے کی اس اشتہار میں گنجایش ہے کسی قدر واجبی عرض کے بعد میں اس کو ختم کرتا ہوں۔ مفرح عنبری جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے اسکا ادنیٰ خاصہ یہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک و سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں خیالات اعلیٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں دل کو وہ تقویت اور تفریح پہنچتی ہے کہ گویا بدن کے خمیر نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے ضعف دل بے چینی۔ دل کا دھڑکنا۔ دل کا ڈوبتے جانا۔ سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کیلئے ایک سچا اور قابل اعتبار تریاق ہے۔ مفرح عنبری کے استعمال سے ضعف دماغ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ کثرت احتلام۔ کثرت پیشاب۔ وغیرہ کو ایک خاص فایدہ پہنچتا ہے۔ جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا کثرت ..... سے جو دماغ گردوں اور جگر کے نعا میں کمی واقع ہوتی ہے وہ اسکے استعمال سے جلد پوری ہو جاتی ہے مفرح عنبری۔ جنکے اعصاب کسی سبب کوتہ اندیشی یا غلط کاری عیاشی کثرت محنت دماغی رنج و فکر وغیرہ سے ضعف آجائے اور جسم میں کمی واقع ہو ان کیلئے مفرح عنبری ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے مفرح عنبری وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش اور تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے۔ اس لئے امیروں۔ وزیروں۔ نوابوں۔ رئیسوں۔ جاگیرداروں۔ ججوں۔ وکیلوں۔ تحصیلداروں۔ منصفوں۔ پولیس و فوجی عہدہ داروں اور بالخصوص کالجوں کے طالبعلموں کو صحت کی قدر ہے اس مونس و رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہیئے۔ جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں رکھ لی پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے آزمایش شرط ہے مفرح عنبری چونکہ اکثر نباتاتی اور معدنی تریاقات و جواہرات کا مرکب ہے اس لئے تمام وبائی امراض یا موسموں یا ان جگہوں میں جہاں پر طاعون ہیضہ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو خدا نے کرم کی زہریلی کیا تھا اسکا استعمال ہر زہر ورد و کلان کیلئے واجب اور لازم ہے حفظ ماتقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا تو بالکل محال ہے مفرح عنبری اکثر حکماء اور اطباء کی خدمت میں تو کچھ اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتوں کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور کس موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کی جاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جن کا دوسرے تیسرے مہینے کا حمل ساقط ہو جاتا ہو اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت خون جانے کا مرض ہو اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو یا کمی امداد کے باعث مارے درد کے ہر ماہ تکلیف کا سامنا ہوتا ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اس کو منگوا کر استفادہ حاصل کرنا چاہیئے۔ مفرح عنبری سے وہ لوگ بھی بفضلہ فایدہ اٹھا سکتے ہیں جو مسلول ہوں۔ یا جن کے دماغ کو بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ خون کا آنا کسی وقت شروع ہو گیا ہو یا کسی اندرونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں۔ مفرح عنبری وہ عجیب و غریب مرکب ہے جسکے استعمال سے نزلہ زکام کافور ہو کر دماغی طاقت پھر پوری ہو جاتی ہے۔ اعصابی طاقت میں روز افزوں ترقی ہو کر دل میں سرور چہرہ سرخ و پرنور ہو جاتا ہے۔

سرٹیفکیٹ ملاحظہ ہوں

خان بہادر عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیر الکدھہ ضلع ایتوار

عنایت فرمائے حکیم صاحب! السلام مسنون۔ ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیر الکدھہ نے منگائی تھی ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی۔ آپ مہربانی کرکے سو ڈبیہ اور خان صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیو پےایبل روانہ فرمایئے۔ (دستخط) سید بخشش محمد پرائیوٹ سکرٹری

عالیجناب خان بہادر عبد المجید خان صاحب رئیس اعظم بدرستی

تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی چند ڈبیہ استعمال کرنے کے بعد اسکے فواید مجھ کو مجبور کرتے ہیں کہ میں آپکو اطلاع دوں یہ کہ مفرح عنبری ایک بے نظیر مرکب ہے اور میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اس سے عمدہ دوائی گذشتہ چالیس سال کے عرصہ میں کبھی تجربہ میں نہیں آئی تھی میرے خیال میں کمزوری طاقت کے واسطے یکساں فایدہ ہے۔ اور آپ جس قدر اس دوائی کی ایجاد پر فخر کریں بجا ہے صرف ان کی دوائی بموجب اشتہار ثابت ہوئی ہے۔

عالیجناب رای کالی پرشاد صاحب بہادر تعلقہ دار

رئیس باندا کی انگریزی چٹھی کا ترجمہ: ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے۔ میں نہایت خوشی سے اسکے مفید ہونے کی تصدیق کرتا ہوں سو سال کی بگڑی ہوئی صحت مجھے اسکے استعمال سے واپس ملی ہے۔ مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرمایئں۔

عالیجناب نواب عبد المجید خان صاحب بہادر

برادر عالیجناب نواب صاحب بہادر سہنور تحریر فرماتے ہیں اے حکیم بے نظیر! آپ کی مفرح عنبری نے جو جو فایدے دکھلائے ہیں۔ بیان سے باہر ہیں۔ فی الواقعہ یہ نہایت عمدہ چیز ہے بے نظیر مہربانی چھ ڈبیہ بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمایئں۔

المشتہر حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور حویلی کابلی مل

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی چھپکر شائع ہوا۔